رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مَہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

ایڈیٹر و پروپرائٹر
عاجز قاسم علی

# فاروق

قادیان

جلد اول | ۲۱ر اکتوبر ۱۹۱۵ء مطابق ۱۱ر ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ یوم پنجشنبہ از قادیان دارالامان | نمبر ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## احمدیہ جماعت کے عقائد

۱- اللہ تعالےٰ ایک ہی۔ کوئی شخص اسکی ذات یا اسکی صفات یا اس کے اسماء یا اسکی عبادت میں نہ اس کا شریک ہی نہ شریک ہو سکتا ہی۔ ۲- ملائکہ کا وجود برحق ہی۔ ۳- خدا تعالےٰ نے قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہی اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں۔ جن نبیوں یا کتب کا قرآن میں ذکر ہی اُنپر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں انپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں۔ ۴- ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ ۵- الہام کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہی اور ہمیشہ کھلا رہیگا۔ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہی اور کرتا رہیگا۔ ۶- ہمارا ایمان ہی کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہی اور یہ بھی کہ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہی اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں۔ ۷- بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہی کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں۔ اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے۔ ۸- ہمارا یقین ہی کہ جس شخص کی آمد کی انبیاء سابقین نے مختلف ناموں سے خبر دی تھی اور قرآن کریم نے سورہ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ الخ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہی اور جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہی وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور آپ کے سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں۔ ۹- ہمارا یقین ہی کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہی جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپکی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہی مومن بھی نہیں ہو سکتا پس ہم اس بات کے ہرگز قائل نہیں کہ کوئی شخص پچھلے نبیوں میں سے دوبارہ اس دنیا میں بھیجا جائیگا۔ کیونکہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہے بلکہ ہمارا یہ یقین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت میں سے آپکے ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سے ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہی لیکن آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو کوئی نئی کتاب لائے یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو کیونکہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تامہ کاملہ کی ہتک ہی اور یہی ختم نبوت کے معنے ہیں اور یہی وجہ ہی کہ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا اور دوسری طرف آنیوالے مسیح کو نَبِیُّ اللّٰہ کہکر یاد فرمایا ہی جسکے مطابق ہمارا ایمان ہی کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص مسیح موعود نے اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں درجۂ نبوت حاصل کیا ہی۔ ۱۰- ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں جن کا اصل نام قرآن کریم کے محاورہ کے مطابق آیات اللہ ہی۔ اور ہمارا ایمان ہی کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ اپنی جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کیلئے اپنے رسول کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہی جو انسانی طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ ۱۱- مسیح ناصری علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ بے باپ پیدا ہوئے تھے۔ ۱۲- مسیح موعود ہی مہدی معہود ہی۔ ۱۳- مثیل موسیٰ (یعنی رسول کریم) موسیٰ سے افضل اور مثیل مسیح (مسیح موعود) مسیح سے افضل ہے۔ ۱۴- مسیح موعود کے انکار کا وہی نتیجہ ہے جو دوسرے انبیاء کے انکار کا۔

**ہدایات** - ۱- غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہی۔ ۲- غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں۔ ۳- غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہے۔ ۴- خلیفۂ وقت کی بیعت ضروری ہے۔ ۵- ضروریات سلسلہ کیلئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہے۔ ۶- سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہے۔

## الفاظ بیعت حضرت خلیفۂ ثانی

میں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ قرآن کریم اور احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہوں گا۔ تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کروں گا۔ جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گے انمیں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا۔ اور حضرت مسیح موعود کے سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۳ بار۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۳ بار۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہی

بعد خلافت احمدیہ پیشگوئی کا ظہور ہو چکا ہے رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان میں شائع کیا جائیگا

چندہ سالانہ

ایڈیٹر صاحب فاروق کی خدمت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تخت گاہ خلافت

**ایوان خلافت** | حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔ ترجمۃ القرآن کا کام علی العموم عصر کے بعد عشاء تک ہوتا ہے۔ ۱۷۔ اکتوبر کو حضور نے میر افضل علی صاحب جعفری اثنا عشری بی۔ اے کے چند سوالات کا جواب ۴ بجے سے لیکر ۱۱½ بجے تک دیا۔ جو غالباً تشحیذ میں چھپے گا۔ ہر سوال کے بعد حضور فرماتے تھے کہ جس قدر شکوک ہوں آپ بلا تکلف پیش کرتے جائیں۔ جب وہ صاحب اپنے اطمینان کا اقرار کرتے تو آپ دوسرے سوال کی طرف توجہ ہوتے۔ (۲) ۱۹۔ اکتوبر حضور ظہر کے وقت ایک مضمون لکھکر لائے جو انشاء اللہ باطل کا سر کچلنے والا ہوگا۔ سوا دس بجے حضور نے شروع کیا اور ۱۲ بجے ختم کر دیا ۴۴ کالم ہیں۔ خواجہ صاحب نے سیالکوٹ کے پبلک لیکچر میں جو غلط بیانی کی کہ حضرت صاحب احمد نہیں ہو سکتے کیونکہ انہیں کبھی مخالفوں نے ساحر نہیں کہا۔ یہ مضمون اسکی تردید میں ہے۔ (۳) ۲۰۔ اکتوبر کو عید اضحیٰ کی ۹½ بجے پرانی عیدگاہ میں جو مدینۃ المسیح سے مغرب کی طرف واقعہ ہے پڑھی گئی۔ کوئی ایک ہزار نمازی ہوگا مستورات بھی مسنون طریقہ پر شامل نماز ہوئیں۔ خطبہ میں حضور نے بتایا کہ حقیقی عید کا روز جس کی شام نہیں۔ وہ دن ہے جبکہ انسان خدا کے حضور مقبول ہو جائے۔

**آمد مہمانان** | (۱) خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب جج کانپور مع اہل و عیال (۲) حکیم خلیل احمد صاحب مونگیری مبلغ بنگال (۳) چودھری ابو الہاشم صاحب ایم۔ اے اسسٹنٹ انسپکٹر مع اپنے برادر اصغر ابو العاصم صاحب کے۔ باری سال ہے۔ (۴) مولوی فخر الدین صاحب لاہور چھاؤنی سے۔ (۵) مرزا اشرف بیگ صاحب چندھیری مظفر نگر سے۔

# سلسلہ کی خبریں

ہمارے مبلغین مولوی محمد سرور شاہ صاحب و سید محمد اسحٰق صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عاجز قاسم علی۔ مہر محمد خاں۔ نذیر محمد خاں طالب علمان مبلغین کالج و پروفیسر محمد عبداللہ سیالکوٹ سے مظفر و منصور ۱۸۔ اکتوبر شام کے وقت دارالامان آگئے۔ سیالکوٹ میں جس جگہ جلسہ کی تجویز تھی جب اس جگہ کے متعلق بعد اقرار کے انکار کر دیا گیا تو مسجد کبوتراں والی میں جلسہ قرار پایا۔

جمعہ کا خطبہ مولوی محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اسکے بعد عاجز قاسم علی نے اسلام اور دیگر مذاہب پر تقریر کی۔ دوسرے روز پہلے مولوی محمد سرور شاہ صاحب کا لیکچر ختم نبوت پر ہوا جسمیں انہوں نے یہ نکتہ بھی بیان کیا کہ آنیوالے عیسیٰ کے نبی اللہ ہونے کے احمدی غیر احمدی دونو قائل ہیں مگر اب ایک نیا فریق پیدا ہو گیا ہے جو آنیوالے عیسیٰ کو نبی نہیں مانتا۔ اسکے بعد سید محمد اسحٰق صاحب کا لیکچر صداقت مسیح موعودؑ پر ہوا جسمیں منکرین انبیاءؑ کا انجام اور راستبازوں کی صداقت کے معیار بڑی وضاحت کے ساتھ قرآن مجید سے بیان کیئے۔ اور ان کا مصداق حضرت مسیح موعودؑ کو ثابت کیا۔ پھر نذیر محمد خاں طالب علم نے آریہ سماج عالمگیر مذہب نہیں پر تقریر کی۔ جس سے آریہ رپورٹر بھی حیران رہ گیا کہ ایک طالب علم اور ایسے وسیع معلومات۔ معاً بعد عاجز قاسم علی کا لیکچر تناسخ پر ہوا۔ اسی روز مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا فاضلانہ لیکچر حقیقت اسلام پر نہایت دلچسپی سے سنا گیا۔ رات کو ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک سید محمد اسحٰق صاحب نے مسئلہ نبوت مسیح موعودؑ و خلافت و کفر و اسلام پر وہ مبسوط اور دھواں دھار تقریر کی۔ کہ یا ید و شاید۔ غیر مبایعین بھی اس جلسہ میں موجود تھے خصوصاً شیخ غلام حیدر صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس سید صاحب نے منجملہ اور نکات کے یہ بھی بیان کیا کہ خلیفہ در خلیفہ ہونے سے یہ لوگ انکاری ہیں۔ حالانکہ حدیث کلما هلك نبي خلفه نبي سے ثابت ہو رہا ہے کہ خلیفہ کا خلیفہ ہوتا رہا ہے۔ تیسرا روز ہر مذہب و ملت کے سوالات کے جواب کے لیئے مخصوص تھا تمام دن خوب بحث رہی۔ مگر افسوس کہ آریوں میں سے کوئی نہیں آیا۔ مفصل بشرط ضرورت پھر لکھا جائیگا۔

۹ و ۱۰۔ اکتوبر کو خواجہ صاحب مولوی محمد علی صاحب کا وہاں لیکچر ہوا۔ جس میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حضرت مسیح موعودؑ صرف ایک مجدد ہیں اور ختم نبوت کے وہی معنے کیئے جو عام غیر احمدی سمجھتے ہیں۔ حضرت صاحب کے احمد ہونے سے جس لطیف پیرائے میں زبردست استدلال کے ساتھ خواجہ صاحب نے اب کے انکار کیا ہے۔ وہ انہی کا حصہ تھا۔ عنقریب اسکی تفصیل ہمارے ناظرین پڑھیں گے خواجہ صاحب کے بوجودگی مولوی محمد علی صاحب و دیگر غیر مبایعین اپنے غیر احمدی پریذیڈنٹ بلسہ چودھری محمد امین صاحب وکیل سیالکوٹ سے یہ اعلان کرایا کہ غیر احمدی کھلے دل سے مسلم انڈیا کے خریدار بنیں۔ آئندہ کبھی کوئی ذکر حضرت مرزا صاحب کا مسلم انڈیا میں قطعاً نہ ہوگا۔ اسپر سنا ہے کہ صرف سات خریدار ہوئے۔ اور اپنے آقا کے نام نہ لینے کا صلہ صرف ساڑھے سات روپیہ ملا۔ میرے خیال میں تیس ۳۰ لینے والا زیادہ دانشمند تھا۔ الحمد للہ اسکے مقابلہ میں مسیح موعودؑ کی نبوت و رسالت کا بالالتزام ذکر کرنے والے اخبار فاروق کے ۲۸ مستقل خریدار ہوئے۔

خواجہ صاحب نے وہاں یہ بھی بیان کیا کہ تم کو معارف و حقائق سنانے والا میرا ایک ہم قوم اور میرا رفیق ہے۔ یہ غالباً اس کا بدلہ ہے جو اس رفیق و ہم قوم مولوی ابراہیم صاحب نے جو حضرت مسیح موعودؑ کا عدو مبین ہے۔ اعلان کیا تھا۔ کہ خواجہ صاحب سے جو ہمارا سمجھوتہ ہوا ہے اور ساز باز ہے وہ جب بروئے کار آئیگا تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہوگا اور عنقریب دنیا اس کا نتیجہ دیکھ لے گی۔

الحمد للہ کہ دو غیر احمدی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

## قواعد و ضوابط اخبار

اخبار فاروق ہر جمعرات کو دارالامان سے نکلتا ہے۔ اس کا چندہ پیشگی لیا جاتا ہے۔ اسمیں مخالفین اسلام و سلسلہ احمدیہ کے اندرونی دشمنوں کے اعتراضات کے معقول دلائل لیکن دندان شکن جواب دیئے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کی وفاداری اور شکریہ احسانات برطانیہ کا اظہار اس کا فرض منصبی ہے۔ تختگاہ خلافت و سلسلہ کی خبریں اور حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ڈائری بیرونجات کے احباب کو پہنچانے کا یہ ذمہ دار ہے اسکا چندہ سالانہ نہایت قلیل ہے تاکہ ہر طبقہ کے احمدی احباب خرید سکیں یعنی صرف تین روپیہ مع محصول ڈاک۔ ہندوستان سے باہر پانچ روپیہ جو خریدار حدود انڈیا کے اندر ایسے ہوں کہ وہ یکمشت تین روپے چندہ ادا نہ کر سکیں انکی سہولت کے لیئے یہ رعایت کر دی ہے کہ وہ چار چار ماہ کا چندہ ایک ایک روپیہ کر کے ادا کر دیا کریں۔ اس طرح تین روپیہ سال بھر میں تین دفعہ باقساط وصول کر لیئے جائیں گے۔ ایسے خریداروں کو دفتر فاروق میں اطلاعی کارڈ بھیجدینا چاہیئے تاکہ انکو تمام سالم چندہ کا دی۔ پی نہ کیا جائے۔ بغیر اطلاع سالم چندہ یکمشت وصول ہوگا۔

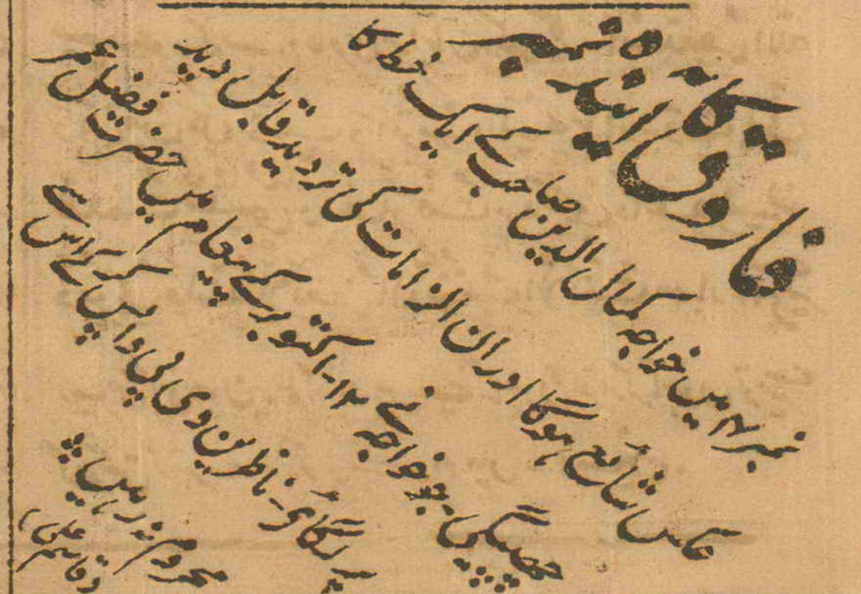

اللھم انا نجعلك فی نحورھم
ونعوذ بك من شرورھم

# مولوی محمد علی صاحب کے مضمون کا جواب

(جو پیغام ۵ اکتوبر ۱۹۱۵ء میں شائع ہوا)

**قولہ** - میاں صاحب کے خطبہ میں بعض ایسے حملے بھی پائے جاتے ہیں جن کے لئے ان کے مریدین کافی تھے۔

**اقول** ۱- مولوی صاحب کے مضمون میں بعض نہیں بلکہ کثرت سے ایسے حملے بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کے لئے اُن کے ملازمین ہی کافی تھے۔

۲- ثناء اللہ بھی یہی کہا کرتا تھا کہ الحکم و بدر گالی دینے کے لئے کافی ہیں مرزا صاحب کیوں تکلیف کرتے ہیں۔

۳- آریوں اور عیسائیوں کو بھی یہی شکایت ہے کہ قرآن مجید نے بہت سے ناروا حملے کئے ہیں۔

**قولہ** - میاں صاحب کہتے ہیں کہ خواجہ صاحب جاہل مطلق ہیں کیونکہ انہوں نے آیت لاتم البشری فی الحیوٰۃ الدنیا کے معنے غلط کئے ہیں۔ اگر کسی آیت کے غلط معنی کرنے سے کوئی جاہل مطلق ہو جاتا ہے تو پھر تمام مفسرین پر یہ الزام آئیگا۔ کیونکہ انہوں نے بھی بعض آیات کے معنی غلط کئے ہیں۔

**اقول** - مولوی صاحب! آپکے اس استدلال سے تو حضرت اقدس پر بھی اعتراض پڑتا ہے کیونکہ حضور نے فرمایا کہ مسیح کو آسمان پر زندہ الآن کما کان اور خالق طیور اور محی اموات سمجھنا شرک ہے اب کیا وہ تمام مفسرین جنھوں نے یہ تینوں باتیں مسیح میں تسلیم کی ہیں مشرک ٹھہرے؟ پھر خود حضرت ایک زمانہ تک حیات مسیح بجسدہ العنصری کے مثل عوام قائل رہے تو کیا وہ مشرک ہوئے جب نہیں تو صرف خواجہ صاحب کو جاہل مطلق کہنے سے یہ لازم نہیں آسکتا کہ مفسرین غلطی کرنے کی وجہ سے جاہل ہو جائینگے۔ کیونکہ خواجہ صاحب نے اسوقت غلطی کی ہے جبکہ کشف حقیقت ہو چکا۔

۲- مفسرین نے تو تمام قرآن کی تفسیر لکھی اور بہت سے نکات نے ان کے علم کو ثابت کر دیا۔ اب انکی کوئی لغزش انکے جاہل مطلق ہونے کا ثبوت نہیں ہو سکتی۔ مگر خواجہ بیچارے نے تو صرف دو چار آیتوں کی تفسیر کی اور وہ بھی غلط بلکہ اغلط اسلئے اسکے جاہل مطلق ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

۳- مولوی محمد حسین بٹالوی نے عجب تک کے صفحہ میں ایک غلطی کی اور حضرت صاحب نے اس پر بڑا لمبا چوڑا اشتہار نکالا اور اپنا نشان قرار دیا۔ اور فرمایا کہ یہ اسکی جہالت پر مبنی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ایک بھی کسی کے جاہل ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے۔

۴- ایک عالمانہ لغزش ہوتی ہے ایک جاہلانہ ٹھوکر چنانچہ ذکر ہے کہ ایک شاہی طبیب سے کسی نے کہا کہ آپکے علاج سے بھی کچھ اچھے ہوتے ہیں کچھ مرتے ہیں اور آپکا جو عطار ہے۔ وہ بھی آجکل حکیم کہلاتا ہے۔ اسکا بھی یہی حال ہے تو انہوں نے جواب دیا "او قرم ساق او بجہالت میکشد و من بہ علم میکشم" اسی پر خواجہ صاحب کی حالت کا تصور فرمالیجئے۔

**قولہ** - حضرت صاحب شریعت نبی کے منکر کے سوا کسی اور کے منکر کو کافر نہیں کہتے مگر میاں صاحب خدا کے سب نبیوں کے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔

**اقول** - اگر تریاق القلوب والے حوالے کے یہی معنے ہیں کہ حضرت صاحب شریعت نبی کا منکر کافر ہے تو پھر اس طرح آپ لوگ بھی حضرت صاحب کے خلاف چلتے ہیں۔ کیونکہ بعض پہلے نبی جو صاحب شریعت نہیں انکے منکر کو آپ کافر کہتے ہیں اگر سب صاحب شریعت ہیں تو حضرت صاحب کی کسی کتاب سے دکھا دو۔ یحییٰ اور ہارون کو صاحب شریعت نبی فرمایا ہو۔

۲- اگر تریاق القلوب کے وہی معنے ہیں۔ جو آپنے ظاہر کئے ہیں تو حضرت صاحب کیوں اپنے منکر کو کافر کہتے ہیں دیکھو حقیقۃ الوحی جہاں فرمایا کہ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہیں۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ کا کفر اور مسیح موعود کا کفر دو قسم نہیں ایک ہی قسم ہے۔ پھر آپکے الہامات میں آپکے نہ ماننے والوں کو کیوں یا ایہا الکفار کہکر پکارا گیا ہے۔ پھر آپنے کیوں لکھا جو مجھے نہیں مانتا اسی لئے نہیں مانتا کہ مجھے مفتری جانتا ہے یعنی کافر۔ پس سب نہ ماننے والے کافر ہیں۔

۳- تریاق القلوب کو کھولکر دیکھو وہاں لکھا ہے کہ باقی جس قدر ملہم یا محدث ہیں۔ ان کا منکر کافر نہیں اور اپنے متعلق ایک غلطی کے ازالہ میں فرمایا میں صرف محدث نہیں۔ بلکہ خدا کا نبی ہوں

۴- دراصل حضرت صاحب کا یہ مطلب نہیں کہ غیر صاحب شریعت نبی کا منکر کافر نہیں۔ بلکہ یہ ارشاد ہے کہ صاحب شریعت نبی کے انکار سے براہ راست کفر لازم آتا ہے۔ اور غیر تشریعی نبی کے انکار سے بواسطہ صاحب شرع نبی کفر کا فتویٰ لگتا ہے جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا و رسول کو نہیں مانتا (حقیقۃ الوحی)

**قولہ** - میاں صاحب نے خواجہ صاحب کا جاہل مطلق ہونا اس بات سے ثابت کیا کہ آیت لاتم البشری فی الحیوٰۃ الدنیا کے معنے نہیں سمجھے کیونکہ اس میں ذکر تو بشارت پانے والوں کا ہے نہ کہ بشارت دینے والوں کا حالانکہ جو بشارت دینے والا ہے وہ بشارت پانے والا بھی ضرور ہوگا۔ یعنے ہر نبی اگر مبشر ہے تو مبشر بھی ہے

**اقول** - مولوی صاحب افسوس کہ خواجہ صاحب باوجود آپکے ڈیفنس کے اب بھی ویسے کے ویسے جاہل ہی رہے بلکہ اس کے ساتھ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یک نہ شد دو شد ایک جاہل مطلق تھا تو دوسرا جہل مرکب میں گرفتار۔ مولوی صاحب! یہ کون کہتا ہے کہ نبی مبشر یعنی بشارت پانے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ محض بشارت دینے والا ہی ہوتا ہے حضرت فضل عمر کا تو یہ مطلب تھا کہ ما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین میں رسولوں کا کام بشارت دینا ہے۔ اور خواجہ صاحب نے وہ آیت پیش کی جس میں صرف بشارت پانے والوں کا ذکر ہے و شتان ما بینھما۔ کیونکہ جو مبشر ہے وہ مبشر ضرور ہے لیکن جو مبشر ہے اسکے لئے مبشر ہونا ضروری نہیں پس یہ کہنا کہ اس طرح ہر مومن مبشر رسول ہو سکتا ہے فی الواقعہ جہالت مطلقہ تھی۔ اور اسکی تائید جہالت مرکبہ۔

۲- اس طرح تو ایک شخص یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ تمام کفار نبی ہیں کیونکہ نبیوں کے لئے منذرین آیا ہے یعنے ڈرائے گئے۔ سو جو مبشر اور مبشر میں فرق ہے۔ وہی منذِل مُنذِر اور منذَر میں فرق ہے۔ اگر بقول خواجہ صاحب مبشِر اور مبشَر ایک ہیں۔ تو منذِر اور منذَر بھی ایک ہی ہونے چاہئیں۔ اور اگر بقول خواجہ صاحب ہر مومن مبشَر ہونے کی وجہ سے رسول ہو سکتا ہے تو پھر ہر کافر منذَر ہونے کی وجہ سے نبی ہو سکتا ہے۔

**قولہ** - مولوی محمد علی صاحب نے چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰ حاشیہ اور صفحہ ۴۰ ضمیمہ کا حوالہ دے کر ثابت کرنا چاہا ہے کہ حضرت صاحب نے اپنے آپ کو ولاتم البشری فی الحیوٰۃ الدنیا کا مصداق ٹھہرایا ہے اور اس پر چند نتائج مرتب کئے ہیں یہ کہ قرآن شریف پر ایمان لانے والوں کو ایسے الہامات بکثرت دئے جاتے ہیں۔ اور یہ کہ یہ وعدہ قدیم سے پورا ہوتا آیا ہے۔ پس حضرت صاحب کی خصوصیت نہیں۔

**اقول** - بیشک لاتم البشری میں جن مبشر الہامات کا وعدہ ہے اسکے مصداق ہونے میں حضرت صاحب بلکہ تمام انبیاء میں سے کسی نبی کی کوئی خصوصیت نہیں جیسا کہ اولئک ھم المفلحون اور قد افلح المومنون کا مصداق ہونے میں انبیاء کے ساتھ تمام اولیاء کرام بھی درجہ بدرجہ شریک ہیں۔ ہمارا استدلال تو یہ تھا کہ ما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین میں مبشر ہی مترادف نبی ہے اسکا حضرت صاحب نے کہیں انکار نہیں کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نہ اس آیت کو عام مومنوں یا اولیاء امت پر چسپان کیا ہے۔ پس لہم البشریٰ میں تو انبیاء کے ساتھ مومن بھی شریک ہیں۔ لیکن دوسری آیت میں مومن اس درجہ کے شریک نہیں کیونکہ مبشّر ہونے میں اولیاء اور انبیاء دونوں شریک ہیں اور مبشّر ہونے میں ما نرسل کی نفی بتاتی ہے کہ شریک نہیں فاین ھذا من ذاک

۲۔ نبی کے لئے جس درجہ کی کثرت کی شرط ہے اسکی تشریح حضرت صاحب نے اسی چشمۂ معرفت میں فرمادی۔ کہ زمانہ میں اس کی نظیر نہ پائی جائے۔ نیز خدا اسے کثرت قرار دے لفظ نبی سے اسے مخاطب کرے اور وہ تبشیر و انذار کے لئے مبعوث اور مرسل بھی ہو۔

۳۔ لہم البشریٰ میں بکثرت الہام دیا جانے کا ذکر مراد ہے لیکن کثرت الہامات کا نام نبوت نہیں کہ ہم لہم البشریٰ کے مصداق کو نبی کہدیں۔ بلکہ کثرت الہامات کے علاوہ امور غیبیہ کا کثرت سے اظہار شرط نبوت ہے سو لہم البشریٰ کے مصداق میں صرف کثرت الہامات ضروری ہے اور نبی کے مصداق کے لئے علاوہ دیگر امور کے کثرت امور غیبیہ کا اظہار بھی ضروری ہے اسلئے لہم البشریٰ کا مصداق اور نبی کا مصداق ایک نہیں ہو سکتا۔

۴۔ اس عبارت چشمۂ معرفت میں صرف لہم البشریٰ کی تشریح نہیں۔ بلکہ دوسری آیات بھی ساتھ ملا کر سب کا مصداق اپنے آپکو ٹھہرایا ہے۔

۵۔ قدیم سے اس وعدہ کے چلے آنے کے ہم منکر نہیں۔ جب سے راستبازوں کی جماعت مبعوث ہوتی ہے۔ ان کے اور ان کے غیر میں فرقان ہوتا رہا۔ اور مجددین اور اولیاء امت بھی لہم البشریٰ کے مصداق ہوئے مگر حضرت صاحب علاوہ اس آیت کے مصداق ہونیکے ما نرسل المرسلین الا مبشرین کے مصداق بھی ہیں۔

**قولہ** ۔ میانصاحب اس امت کے اولیاء و مجددین کو بکثرت امور غیبیہ پر اطلاع پانے کے منکر ہیں۔

**اقول** حضرت مسیح موعود خود اس بات کے منکر ہیں جیسا کہ حقیقۃ الوحی میں فرمایا۔

"جس قدر خدا تعالےٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں سیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آجتک بجز میرے یہ نعمت نہیں عطا کی گئی"

**قولہ** ۔ ما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین ہیں تبشیر و انذار مرسلین کے آنے کی علت غائی نہیں۔ بلکہ اسکا مفہوم یہ ہے۔ کہ رسول جو بھیجے جاتے ہیں۔ ضرور ہے کہ وہ مبشر اور منذر ہوں۔ آپکو اس معنے کرنے میں غلطی لگی ہے

**اقول** ۔ آپ علاوہ صرف و نحو کے قرآن مجید سے بھی بالکل غافل ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم ط لتنذر قوما ما انذر اباؤھم۔ یعنے تیرے بھیجنے کی علت غائی انذار قوم ہے اگر مولوی صاحب کو صرف و نحو سے ذرا بھی مس ہو تو لام تعلیل کو کبھی نظر انداز نہ کرتے ایسا ہی فرمایا لتبشر بہ المتقین وتنذر بہ قوما لدا۔ ہر دو آیات میں بشارت کے پہلے لام تعلیل ہے جس کے معنے میں تیری بعثت کی غرض و غایت مومنوں کو بشارت اور کفار کو ڈرانا ہے اب کہاں گیا مولویصاحب کا دعوٰی کہ تبشیر و انذار علت غائی نہیں۔

۲ پھر جس نحوی ترکیب پر ما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین آیا ہے۔ اسی ترکیب پر ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ آیا ہے تو کیوں آپ لوگ لسان قوم کو شرط غیر منفکہ نبوت حقیقیہ قرار دیتے ہوئے اور زبانوں میں الہام ہونا ممنوع سمجھتے ہیں۔ حالانکہ آپکے طریق سے تو اس آیت کے یہ معنے ہونگے کہ ہم نبی کو اس کی زبان میں ضرور الہام کرتے ہیں۔ اور نہ زبانوں کا اقرار یا اپنی زبان پر حصر رکھنا خود آپکے معنوں کے رُو سے باطل ثابت ہوتا ہے۔

**قولہ** لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کے معنی میانصاحب کرتے ہیں لم یبق من النبوۃ الا النبوۃ یہ گورکھ دھندہ ہے

**اقول** حضرت میانصاحب نے نہ کہیں فرمایا نہ کہیں لکھا کہ لم یبق من النبوۃ الا النبوۃ۔ آپ دکھائیے

۲۔ جیسا کہ حضرت اقدس نے اسکے معنے کئے ہیں النبوۃ جنس ہے اور مبشرات ایک نوع۔ اور نوع پر جنس کے نام کا اطلاق ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم کہیں لم یبق من الحیوان الا الانسان۔ تو کیا اس انسان کو کہینگے کہ وہ ناقص حیوان ہے۔ (حیوان کے معنے عربی زبان کے ملحوظ ہوں نہ کہ اردو کے)

۳۔ آپکے مذہب کے مطابق خدا کا منکر رسل کا منکر قیامت کا منکر خاتم النبیین کا منکر مسیح موعود کا مکفر کافر ہے اور صرف رسل کا منکر یا صرف مکفر مسیح موعود بھی شرعی اصطلاح میں کافر ہے اور اسے آپ جزوی کافر نہیں کہتے۔ پس جس طرح تمام باتوں کا منکر بھی شرعی اصطلاح میں کافر ہے اور ایک بات کا منکر بھی کافر ہے اسی طرح نبوت کے تمام انواع یعنے صاحب شریعت ہونا اور صاحب کتاب ہونا اور کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پانے والا ہونا اور نبی کا خطاب پاکر کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پانا بھی نبوت ہیں اور ایک نوع یعنے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پانا (یہ خطاب نبی) بھی نبوت ہی ہے جیسا کہ تمام انکاروں کا نام بھی کفر شرعی ہے اور ایک انکار کا نام بھی کفر شرعی ہے

**قولہ** ۔ اور اسپر تین مثالیں دی ہیں جو غلط ہیں پہلی مثال ہے لم یبق من الطب الیونانیۃ الا البیطرۃ صرف بیطرہ کا جاننے والا کامل علم طب یونانی کا مالک نہیں بلکہ اسکی ایک شاخ کا مالک ہے اسی طرح صرف مبشرات کا پانیوالا صاحب نبوت کاملہ نہیں بلکہ جزوی نبوت کا پانے والا ہے۔

**اقول** ۔ سوال تو یہ ہے کہ کیا صرف بیطرہ کے جاننے والے کو ڈاکٹر نہیں کہتے اور وہ ڈاکٹر نہیں؟ جزوی وغیرہ کا سوال نہیں۔ پس سوچنا تو یہ ہے کہ آیا مبشرات پانے والا نبی ہے یا نہیں ہم کہتے ہیں کہ ہے جیسا کہ بیطرہ کے علم سے طبیب کا مفہوم اسپر صادق آتا ہے اسی طرح مبشرات کے پائے جانے سے نبی کا مفہوم اسپر صادق آئیگا۔

۲۔ اگر کسی نوع کے نہ ہونے سے نام کے ساتھ ناقص یا جزوی لگایا جانا یا سمجھنا ضروری ہے تو دنیا میں کسی طبیب کو طبیب نہیں کہہ سکتے کیونکہ طب کی تین انواع بیطرہ سرجری میڈیسن۔ بہتوں میں نہیں پائی جاتیں مگر انہیں ناقص یا جزوی طبیب نہیں کہا جاتا مثلاً ڈاکٹر محمد حسین صاحب و ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بیطرہ کے علم سے جاہل ہونے کے باوجود ڈاکٹر کہلاتے ہیں۔ اور میں نہیں جانتا کہ آجتک آپنے ان کو ناقص ڈاکٹر کے نام سے یاد کیا ہو۔

۳۔ اسی طرح ایک اور مثال سنیئے وکیل کے تین نوع ہیں مختار۔ پلیڈر۔ بیرسٹر اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وکالت نہیں رہی مگر بیرسٹری تو کیا اسکے یہ معنے ہیں کہ بیرسٹری میں وکالت کا مفہوم ناقص طور پر پایا جاتا ہی ہرگز نہیں۔ اسطرح نبی کے مثلاً تین نوع ہیں صاحب شریعت۔ صاحب کتاب جدید کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع پانے والا۔ تو کیا دو انواع کے مفقود ہونے سے تیسری نوع والے پر لفظ نبی کا اطلاق نہیں ہوگا۔ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ جس طرح کہ بیرسٹری کے مفقود ہونے کے باوجود خواجہ کمال الدین صاحب ناقص یا جزوی وکیل نہیں۔

اسی طرح ڈاکٹر کے تین نوع ہیں۔ سول سرجن۔ اسسٹنٹ سرجن۔ سب اسسٹنٹ سرجن۔ ان تینوں پر باوجود مختلف مفہوموں کے لفظ ڈاکٹر مساوی طور پر چسپان ہوگا۔ اگر یہ اشتہار ہو۔ آئندہ سول سرجن یا سب اسسٹنٹ سرجن نہیں ہوا کرینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو کیا اسکے یہ معنے ہیں کہ اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر کا لفظ چسپاں نہیں ہوسکتا۔ یا کیا وہ جزوی ڈاکٹر ہے؟

۴۔ صاحب شریعت ہونا نبوت میں سے ہے یا نہیں؟ اگر کہو نہیں تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ صاحب شریعت غیر نبی بھی ہو سکتا ہے اور اگر صاحب شریعت ہونا نبوت میں سے ہے تو بتائیے کہ مسیح چونکہ شریعت نہیں لائے (جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہی حوالہ کیلئے دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ب فرماتے ہیں۔ "عیسے کو صاحب شریعت کہنا سخت جہالت ہے") کیا وہ جزوی نبی ٹھہرے؟ کیونکہ ان کو ایک جزو (شریعت) جو نبوت میں سے تھی نہ ملی جیسا کہ آپ کہتے ہیں۔ حضرت صاحب ناقص نبی ہیں۔ کیونکہ مبشرات کے علاوہ بعض اور چیزیں جو نبوت میں سے تھیں آپکو نہیں ملیں۔ اسی طرح ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ مسیح بھی ناقص نبی ہے۔ کیونکہ اسے بھی نبوت میں سے ایک چیز نہیں ملی۔

**قولہ**۔ دوسری مثال میاں صاحب کی یہ ہے سو آدمی بیمار تھے۔ ان میں سے نہیں بچا مگر ایک حصہ اسکی مثال حدیث کو مطابق کرنے کے لئے صحیح نہیں۔ یہ مثال جب صحیح ہوتی کہ حدیث لم یبق من النبیین الا المسیح الموعود ہوتا۔

**اقول**۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپنے حسب معمول غضب میں خطبہ کے الفاظ پر غور نہیں کیا۔ یا سمجھا نہیں۔ وہاں تو استثنیٰ کی دو قسموں کے واضح کرنے کے لئے یہ مثال دیگئی ہے یعنی ایک استثنا شے واحد سے ہوتا ہے اور ایک مجموعہ یا جماعت سے۔ پہلی صورت میں اسکے ٹکڑے اور حصے مراد ہوتے ہیں۔ دوسری میں اسکے افراد۔ سو اس حدیث میں آپنے فرمایا ہی کہ یہ استثنا شے واحد سے نہیں بلکہ ایک مجموعہ سے ہے جو جنس ہے۔

۲۔ آپنے جو مثال دی ہے کہ ایک شخص کو دو بیماریاں ہیں ایک کھانسی۔ پسلی کا درد۔ بخار۔ چلو اسی مثال کو لے لو کیا جس کا پسلی کا درد اور بخار دور ہو جاوے اور صرف کھانسی باقی رہجائے تو اسے جزئی بیمار کہینگے؟ اور وہ بیمار نہ ہوگا۔ اور ڈاکٹر اسے حصول رخصت کے لئے (مثلاً) سرٹیفکیٹ نہ دیگا کہ تو کامل بیمار نہیں۔ مولویصاحب! اس طرح دنیا میں کوئی بھی بیمار نہیں۔ کیونکہ بیمار تو آپکے نزدیک وہ ہو سکتا ہے جو کامل بیمار ہو۔ اور کامل بیمار وہ ہے جس کو سارے جہان کی بیماریاں لگ جائیں اور کوئی بیماری باقی نہ رہ جائے جو اسکو لاحق نہ ہو۔ ذرا اپنے دائیں بائیں کے ڈاکٹروں سے دریافت کرکے بتائیں کہ کیا انہوں نے کبھی کسی سرٹیفکیٹ پر لکھا ہے کہ یہ شخص جزئی بیمار ہے۔

(ب) آپنے بیمار کی مثال جو دی ہے تو ایک خاص شخص کو مدنظر رکھکر دی ہے اسلئے کھانسی کو اسکی بیماری کا ایک جزو ٹھہرایا ہے مگر نبوت کا مفہوم ایک شخص کو مدنظر رکھکر نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ نبی تو ہزاروں ہوئے ہیں۔ پس دیکھنا یہ ہے کہ نبی کہتے کس کو ہیں۔ اور آیا اسکا مفہوم مسیح موعود میں پایا جاتا ہے یا نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ مبشرات نبوت ہیں۔ پس جس میں مبشرات کیفیت و کمیت کے لحاظ سے پائے جائینگے وہ نبی کہلائیگا۔

(ج) آپنے جو تین بیماریوں کی مثال دی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ اسکو بیمار جو کہا گیا ہے تو آیا اسلئے کہ تین بیماریاں ہیں یا صرف ایک بیماری کی وجہ سے ہی اسے بیمار کہہ سکتے ہیں۔ آپ کو کہنا پڑیگا کہ ایک ہی بیماری کی وجہ سے بیمار کہلا سکتا ہے اسی طرح محمد رسول اللہ شریعت بھی لائے کتاب بھی لائے کثرت سے امور غیبیہ سے اطلاع بھی پائی۔ اب اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نبی ان تینوں کی وجہ سے پڑا۔ تو پھر مسیح ابن مریم بھی نبی نہیں۔ کیونکہ اس میں صرف دو باتیں رہجاتی ہیں صاحب کتاب ہونا اور اظہار امور غیبیہ۔ اب تنگ آکر آپ کہنے پر مجبور ہونگے کہ صاحب کتاب ہونے کی وجہ سے اور امور غیبیہ کی وجہ سے آپ نبی ہیں۔ اور اس طرح مسیح بھی نبی ہے تو ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ بنی اسرائیل کے انبیاء جن کے بارے میں حضرت صاحب نے شہادت القرآن میں فرمایا ہے کہ ان کو کوئی شریعت جدیدہ کوئی کتاب نہیں ملی۔ صرف پیشگوئیاں کرتے تھے۔ وہ غیر نبی ثابت ہونگے۔ لیکن آپ بھی انہیں نبی مانتے ہیں اور حضرت صاحب بھی نبی ہی کہتے ہیں۔ تو لامحالہ ماننا پڑا کہ نبی کو نبی کثرت امور غیبیہ کی وجہ سے کہا جاتا ہے اور یہی ہمنے ثابت کرنا ہے اور اسی سے حضرت صاحب نبی ثابت ہوگئے۔

(د) لم یبق من النبوۃ الا المبشرات میں آنا تو آپ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مبشرات بھی نبوت کا ایک حصہ ہی تو بتائیے کہ یہ مبشرات نبیوں کا امتیازی نشان ہے یا نہیں۔ اگر کہو نہیں اور مبشرات غیر نبیوں کو بھی مل سکتے ہیں۔ تو پھر وہ نبوت میں سے نہ ہوئے۔ کیونکہ جو چیز غیر نبیوں کو مل سکتی ہے۔ وہ نبوت کی شرط غیر منفکہ نہ ٹھہری۔ اور اگر کہو کہ یہ امتیازی نشان ہے تو جو اسکو پائے گا وہ ضرور نبی ہے۔

**قولہ**۔ تیسری مثال میاں صاحب کی یہ ہے کہ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات اسی طرح ہے جیسے کہا جائے۔ کہ پانی میں سے نہیں بچا مگر جو لوٹے میں ہے۔ تو کیا اب لوٹے والا پانی پانی نہیں۔ یہ مثال غلط ہے۔ کیونکہ نبوت ایسی شے نہیں۔ جس کا پانی کی طرح اندازہ ہو سکے۔

**اقول**۔ معلوم ہوا کہ مولوی صاحب علم تشبیہ و تمثیل سے بالکل جاہل ہیں حدیث میں آیا ہے۔ جو جنازہ پڑھے اور قبرستان تک اسکے ساتھ جائے۔ تو قیراط ثواب اسکو ملے گا۔ مولویصاحب جھٹ رسول اللہ پر بھی اعتراض کردیں کہ ثواب ایسی چیز نہیں جس کا قیراط کی طرح اندازہ ہو سکے اگر کہو کہ ثواب کا وزن ہوتا ہے۔ تو نبوت کا کیوں اندازہ نہیں ہو سکتا۔

۲۔ یہ حج آپکی تو خود اس حدیث پر ہے۔ کیونکہ بقول آپ کے بھی مبشرات رہ گئے ہیں اور باقی چیزیں چلی گئی ہیں۔ تو اگر اندازہ نہیں ہو سکتا تھا۔ تو ایک کا رہنا اور باقی کا نہ رہنا کیونکر صحیح ہوا

۳۔ تمثیل سے غرض یہ تھی کہ باوجود اجزا ہو جانے کے افضل جز پر بھی کل کا نام اطلاق پا سکتا ہے انہی معنوں میں جن معنوں میں وہ اطلاق کل پر ہو رہا ہے۔ سو جس طرح ایک من پانی کو پانی کہینگے انہی معنوں میں اور اسی مفہوم کے ساتھ ایک سیر پانی کو پانی کہینگے۔ اسی طرح مکالمات الٰہیہ جو برنگ قانون ہوں اور وہ مکالمات الٰہیہ جو برنگ مبشرات ہوں ان دونوں کے مجموعہ کا نام بھی نبوت ہے۔ دریا کا پانی کنوئیں کا پانی۔ سمندر کا پانی بلحاظ پانی کے ایک ہی ہے۔ اضافتوں سے اسکے حالات مختلف ہیں۔ کنوئیں سمندر دریا کی طرف مضاف ہونے سے اسکا نام پانی نہیں اسی طرح کثرت مکالمات مخاطبات و اظہار امور غیبیہ نبوت ہیں خواہ وہ مکالمات برنگ قانون ہوں خواہ برنگ انذار و تبشیر ان کا نام نبوت محض بلحاظ وحی ہے۔

۴۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کو معلوم نہیں کہ قرآن مجید میں بار بار وحی کو پانی سے تشبیہ دی ہے پس پانی کی مثال نبوت کے لئے نہ ہو تو اور کس کی مثال ہو۔ مولوی صاحب اپنے ترجمہ میں غالباً نوٹ کرتے گئے ہونگے۔ قرآن کریم نے یہ مثال غلط دی ہے نعوذ باللہ من ذلک مولوی صاحب اپنے ایمان کی فکر کریں۔

**قولہ**۔ آپکی تعریف کے مطابق مبشرات نہ صحابہ نے پائے نہ خیر القرون والوں نے ساری صدیاں خالی گئیں۔ کوئی شخص مبشرات کا مستحق نہ ہوا۔ اور لہم البشریٰ کا وعدہ بھی تیرہ سو سال بعد ایک شخص میں پورا ہوا ہے۔

**اقول**۔ مولوی صاحب آپکی زبان قلم سے یہ لغویات نہ نکلتے تو میں کہدیتا کہ محض بکواس ہے۔ کیونکہ ہم ہرگز ہرگز یہ نہیں کہتے کہ امت محمدیہ کے اولیاء و مجددین و صحابہ کرام نے مبشرات نہیں پائے۔ اور لہم البشریٰ کا وعدہ تیرہ سو سال تک موقوف رہا ہم تو مانتے ہیں۔ کہ مکالمہ مخاطبہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ابتک جاری رہا اور جاری رہیگا صرف یہ کہتے ہیں کہ وہ مبشرات جو شرط نبوت ہیں اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے اس مرتبہ تک اور کسی میں نہیں پہنچے۔ کہ جس مرتبہ تک پہنچنا نبوت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے لازمی ہے اور یہ ہم نہیں کہتے بلکہ خود حضرت اقدس نے حقیقۃ الوحی میں ایسا فرمایا کہ مجھ سے پہلے ایک شخص بھی امت محمدیہ میں سے ایسا نہیں گزرا۔ جس میں اس کثرت سے مبشرات پائے جاتے ہوں جو شرط نبوت ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۳۹۱)

**قولہ** ۔ جب لم یبق من النبوۃ اور لم البشریٰ نبوت کاملہ اس امت کو دلاتی ہیں تو نبوت جزویہ یعنی مجددین کی نبوت کس وعدہ کے مطابق ہے۔

**اقول** ۔ نبوت تو بے شک لم یبق من النبوۃ سے ملتی ہے اور وہ بند نہیں ۔ اگر کاملہ سے مراد حضرت صاحب کی اصطلاح ہے کہ وہ صاحب شریعت نبی پر اطلاق پاتی ہے تو یہ ہم پر اتہام ہے کہ ہم اس حدیث سے نبوت کاملہ تامہ (وحی شریعت والی) سمجھتے ہیں ۔ یہ مطالبہ کہ مجددین والی جزئی نبوت کہاں سے نکلتی ہے ہم کہتے ہیں ۔ جزئی نبوت سے مراد محض مکالمات مخاطبات ہیں یا نبوت ؟ اگر نبوت تو کوئی مجدد نبی نہیں ۔ اگر مکالمات مخاطبات مراد ہیں تو وہ لم البشریٰ سے نکلتے ہیں اور تتنزل علیہم الملئکۃ سے اور اس حدیث سے جس میں محدثین کا ذکر اور جسمیں مجددین کی پیشگوئی ہے

**قولہ** ۔ آپنے ہمپر ایسے آدمی چھوڑ رکھے ہیں جو مصداق ہیں ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث

**اقول** مولوی صاحب جس شخص کے حق میں یہ آیت ہے آپ اسکے حالات پر غور فرمائیں ۔ کس کو آیات دی گئیں ۔ اور کس کا رفع قوم میں ہوا ۔ اور کون مقام برکت سے منسلخ ہوا ۔ اور کون اخلاد الی الارض کا مصداق بنا ۔ زیادہ سلام

**قولہ** ۔ میاں صاحب ثبوت دیں اس بات کا کہ ان کیساتھ قوم کا ۱/۱۰ حصہ ہے اور ان کے کئی لاکھ مرید ہیں ۔

**اقول** ۔ حضرت خلیفہ ثانی کے پاس وہی ثبوت ہے اس بات کا جو حضرت مسیح موعود کے پاس اس بات کا ثبوت تھا ۔

(ب) پھر وہی ثبوت ہے جو حضرت خلیفہ اول کے پاس تھا جبکہ انہوں نے اپنی تقریر میں علی الاعلان بڑے دعوے کے ساتھ فرمایا کہ میں نے ۱۴۰۰ کارڈ مجلس احباب کے ممبروں کے لئے چھپوائے تھے خدا نے چودہ سو کی جگہ مجھے لاکھوں مرید دئے حضرت صاحب کے زمانے میں مینے ۱۴۰۰ کارڈ چھپوائے تھے کہ چودہ سو کی جماعت ہو کر ہم حضرت صاحب سے بیعت کرینگے اور اس فضل سے حصہ لینگے جو جماعت سے مختص ہے خدا نے خلوص نیت کو نوازا ۔ اور چودہ سو سے کئی لاکھ اس جماعت کو بنا دیا" (بدر جلد ۸ نمبر ۵۲ صفحہ ۱۰)

(ج) پھر خود آپکا یہ قول کہ خلیفہ اول کی ساری قوم نے بیعت کر لی تھی اور قوم چار یا پانچ لاکھ آپ بھی مانتے ہیں اب فرمایئے کہ حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول نے اپنے پانچ لاکھ ہونے کا کیا ثبوت دیا تھا ۔

(د) پھر آپکا اور آپکے ساتھیوں کا بار بار کہنا کہ کثرت پر مبایعین گھمنڈ نہ کریں ۔ کثرت کوئی معیار نہیں ۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ ہم غیر مبایعین سے زیادہ ہیں ۔ اور جب مبایعین غیر مبایعین کو ملا کر چار لاکھ ہیں ۔ تو لامحالہ مبایعین لاکھوں ماننے پڑیں گے کیونکہ غیر مبایعین دو تین ہزار سے ہرگز زیادہ نہیں ۔

(ہ) مرکز کے جلسے قوم کی ترقی کرنے کا ثبوت ہیں ۔ اب گذشتہ سالانہ جلسہ قادیان اور لاہور کا مقابلہ کر لو

(و) اگر کہو کہ مولوی صاحب کے چار لاکھ اسلئے کہتے ہیں کہ کسی نے اختلاف نہیں کیا تو اسکے دو جواب ہیں اوّل یہ کہ خود کہتے ہو ۔ بہت سے لوگوں نے مولوی صاحب کی بیعت نہیں کی دوم ۔ یہ کہ ثابت ہو گیا کہ اختلاف کے ذریعہ تعداد معلوم ہو سکتی ہے ۔ پس جو اختلاف رکھنے والے ہیں ۔ ان کی فہرست دیدو ۔ ان کے سوائے سب مبایع ہیں ۔ کیونکہ بقول آپکے جن لوگوں نے مولوی صاحب سے اختلاف نہیں کیا ۔ وہ سب مبایعین میں داخل تھے ۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں جنھوں نے تقریر و تحریر میں اختلاف نہیں کیا وہ سب مبایعین ہیں ۔ اور اختلاف کرنے والوں کی فہرست پیام بلڈنگس میں محفوظ ہے ۔ اور انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے ۔

**قولہ** ۔ لاکھوں کا لفظ جو آپ نے لاہور میں بولا صریح جھوٹ ہے ۔

**اقول** ۔ یوں کہنا چاہئے کہ جو کچھ آپنے لاہور میں بولا صریح جھوٹ ہے ۔

(ب) خلیفہ اول نے جب فرمایا کہ لاکھوں میرے مرید ہیں وہ بھی آپکے معیار کے مطابق صریح جھوٹ ماننا پڑے گا ۔ کیونکہ فہرست انکی طرف سے بھی شائع نہیں ہوئی ۔ اور اس بات کا ثبوت نہیں کہ چار لاکھ آدمی نے لکھکر یا خود حاضر ہو کر بیعت کی تھی

**قولہ** ۔ میں نے کبھی نہیں کہا کہ جماعت کے بیس حصوں میں سے انیس میرے ساتھ ہیں ۔

**اقول** ۔ آپکی طرف سے یہ اشتہار یقیناً شائع ہوا ۔ کہ میاں صاحب کی بیعت قوم کے بیسویں حصے نے بھی نہیں کی ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باقی ۱۹ ۔ آپ کے خیال میں آپکے ساتھ ہیں کیونکہ ہم پوچھتے ہیں ۔ آپ کے ساتھ کون ہو سکتا ہے وہ جو آپ کی بیعت کرے ۔ اس صورت میں تو آپ وحید و طریف ہیں ۔ اگر ساتھ کے یہ معنے ہیں کہ جو کام آپ نے کیا یعنے خلافت کا انکار ۔ وہ کرنے والے آپکے ساتھ ہیں تو اس طرح آپکے اس قول سے صریح نکلتا ہے کہ ۱۹/۲۰ حصہ آپکے ساتھ ہیں ۔

۲ ۔ تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک معیار یہ بھی ہے کہ مقررہ شدہ قاعدہ کا جو لوگ انکار کریں ۔ انکی تعداد تفریق کر دیجائے حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد سے لیکر خلیفہ اوّل کی وفات تک آپنے اپنے اعلان[1] میں تسلیم کیا ہے کہ سب خلافت شخصیہ کے ماتحت تھے ۔ اب دوسری خلافت میں بھی تمام لوگ ماتحت ہی سمجھے جائینگے ۔ بجز ان کے جو صریحاً انکار کریں ۔ سو چونکہ آپ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ خلافۃ اولیٰ کے ماتحت چار لاکھ انسان تھا ۔ اسلئے خلافت ثانیہ کے ماتحت بھی چار لاکھ ہی ہے بجز ان کے جو انکار شائع کر چکے ہیں ۔ یہ وہ بات ہے جو اجماع صحابہ پر وفات مسیح کے متعلق حضرت صاحب نے بیان کی ہے ۔

**قولہ** ۔ آپنے لکھا ہے مالابار کے تین ہزار کو نہ میں جانتا تھا ۔ نہ آپ ۔

**اقول** ۔ پہلا حصہ جھوٹ ہے مالابار کے تمام لوگ بیعت کر چکے ہیں ۔ اور کینانور سے ان لوگوں کے قائمقاموں کی خط و کتابت حضرت خلیفہ وقت سے ہے ۔ اور اس موجود سائل نے انہوں نے حضور ہی کو اطلاع دی ۔ قبل اسکے پائنیر میں مضمون چھپا ہو کیا تمہاری طرف بھی انہوں نے کوئی خط بھیجا ہے ۔

۲ ۔ ہم اعلان کر دیتے ہیں ۔ کہ جو خلیفۂ وقت کے ساتھ نہیں وہ مولوی محمد علی صاحب کو اطلاع دیں ۔ آپ انکی تعداد ہمیں دیدیں ۔ پھر پانچ لاکھ سے اتنے نکال کر لکھے جایا کرینگے ۔

**قولہ** ۔ میرے نزدیک کئی لاکھ ایسے احمدی ہیں ۔ جو مسیح موعود کو دل سے سچا مانتے ہیں اور چندہ بھی دیتے ہیں

**اقول** ۔ ایسے لوگ ہمیں تو چندہ نہیں دیتے آپکو دیتے ہونگے کیونکہ چندہ بھی سلسلہ احمدیہ میں دینا ضروری ہے ۔ پس آپ انکی فہرست شائع کر دیں ۔ ہم چار لاکھ سے اتنے منہا کر دینگے

**قولہ** ۔ یہ محض جاہلوں کا خیال ہے کہ ترقی کرنے کو حق پر ہونے کی دلیل قرار دیں

**اقول** ۔ ابھی آپ اعتراض کر رہے تھے کہ میاں صاحب نے خواجہ صاحب کو جاہل کہا مگر افسوس کہ مولوی صاحب نے نہ صرف میاں صاحب بلکہ اللہ تعالےٰ پر بھی جہالت کا الزام لگایا ہے

[1] یہ اعلان ہمارے پاس محفوظ ہے ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اولم یروا انا نانی الارض ننقصھا من اطرافھا انھم الغالبون۔ یعنے کفار عرب اتنا بھی نہیں دیکھتے۔ کہ مسلمانوں کی ترقی ہو رہی ہے۔ اور کفار تنزل کر رہے ہیں۔ کیا اب بھی وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہی غالب ہونگے۔ سو اگر ترقی کو معیار بتانا جہالت ہے۔ تو قرآن مجید کے نازل کرنے والے کو جاہل قرار دینا پڑیگا۔ پس آپ اپنے ایمان کی فکر کریں اور توبہ کریں۔ اگر توبہ کرنے کی ہمت نہ ہے۔

۲۔ آپنے خود لکھا ہے۔ کہ جو تنہائی میں اٹھے اور آخر ایک جماعت بنالے۔ اسکی ترقی حق پر ہونے کی دلیل ہے دیکھئے حضرت خلیفۂ وقت کے احباب قلیل تھے۔ خود آپنے ضروری اعلان میں لکھا کہ چالیس انصار کے اجماع سے کوئی خلیفہ نہیں بن جاتا گویا آپکے نزدیک اسوقت آپکے ساتھ چالیس ہی تھے۔ پھر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے لکھا۔ کہ چند جہلا نے بیعت کی ہے اہل الرائے طبقہ جماعت ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپکے اور آپ کے احباب کے دستخط سے ایک اعلان شائع ہوا۔ کہ جماعت کے بیسویں حصے نے بھی اسکی بیعت نہیں کی۔ اور اب آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ کثیر حصہ جماعت آپکی طرف ہے۔ پس یہ ترقی کیوں دلیل صدق نہیں۔ جبکہ مخالفت بھی ایسی سخت ہوئی کہ خلیفۂ اول کی ہرگز نہیں ہوئی۔ خود آپنے پورا زور لگایا آپکے احباب نے اپنا پورا اثر استعمال کیا۔ پھر آپکا تیئس ہزار روپیہ ایک سال میں ایسے ٹریکٹوں کی اشاعت اور ملازمین کی تنخواہ بوقت پر صرف ہوا۔ جنکا غالب حصہ مخالفت محمود اور گالیاں دینے کے لئے ہے۔

۳۔ انبیاء کے لئے اگر وہ سنت ہے۔ تو خلفاء کے لئے یہ سنت ہے اور یہی ضروری بھی ہے کہ جماعت کے اتقیا ئی کثرت اسکی طرف ہو۔ کیونکہ لا تجتمع امتی علی الضلالۃ کے مطابق کسی مامور اور نبی کی جماعت (جو براہ راست اس سے فیض و تربیت یافتہ ہو) کا کثیر حصہ ضلالت پر جمع نہیں ہوتا۔

۴۔ ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ تنہائی میں اٹھکر بہت سی جماعت پیدا کرنا دلیل صدق ہے۔ اور دوسری طرف آپ کہتے ہیں۔ کہ اکثر حصہ جماعت بلکہ تمام جماعت جبتک اتفاق نہ کرے خلیفہ نہیں ہو سکتا۔ پہلے اس تناقض کو رفع کیجئے۔

۵۔ پہلی جماعت کو چھوڑئیے۔ حضرت خلیفۂ وقت کی قیام خلافت کے بعد دو ہزار کے قریب احمدی سلسلہ میں داخل ہوا ہے۔ اور آپکے ذریعہ پچاس یا ساٹھ بھی نہیں ہوئے

اب بتائیے کہ تنہا شخص کے ہاتھ پر قیام خلافت کے بعد دو ہزار انسانوں کا جمع ہونا یعنے ایک سال میں اتنی ترقی کیوں دلیل صداقت نہ ہو۔

**قولہ**۔ آپ لکھتے ہیں آپ اعلان کر دیں۔ جو احمدی حضرت مسیح موعود کو کامل نبی نہیں مانتا اور کل غیر احمدیوں کو کافر نہیں مانتا۔ وہ آپ کی بیعت سے خارج ہے؟ اور میں اعلان کرتا ہوں کہ جو کامل نبی مانتا ہے اور وہ کل غیر احمدیوں کو کافر جانتا ہے اسکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ آپ اعلان نہ کرو تو ثابت ہوگا کہ جہلاء کو پھنسانے میں پھنسانا مقصود ہے

**اقول**۔ یہ اعلان کیوں کیا جائے۔ جبکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ خلیفۂ وقت سے اختلاف جائز ہے اور یہ عقیدہ اپنی ضرورت کے لئے نہیں بلکہ خلیفۂ اول کے زمانہ میں چھاپ کر شائع کیا جا چکا ہے۔

(ب) صحابہ کرام کے سوانح سے بھی ثابت ہے کہ وہ بعض امور میں خلیفہ سے مختلف ہوتے تھے۔

(ج) آپ کم از کم تین سو آدمی کا نام مع پتہ شائع کر دیں جو مسئلۂ نبوت میں حضرت خلیفۂ وقت سے اختلاف رکھتا ہے اور پھر وہ بیعت میں شامل ہے۔ اگر آپ نہ کر سکیں تو پیغام میں بار بار اس خلاف واقعہ بات کی اشاعت چھوڑ دی جائے کہ مبایعین ایسے بھی ہیں۔ جو مسیح موعود کو زمرۂ انبیاء میں نہیں سمجھتے۔ اور اگر آپ ایسے دو سو آدمی کا نام بھی شائع کر دیں تو ہم مان لینگے کہ آپ سچے ہیں۔ ورنہ .....

(د) آپ کے ساتھ تعلق رکھنے والے کون۔ کیا آپکی بیعت میں وہ داخل ہیں۔ اگر نہیں تو پھر وہ آزاد ہیں۔ آپکے اعلان کا انپر کیا اثر ہے؟ آپ سے ان کا پہلے ہی تعلق نہیں۔

(ہ) یہ مشورہ حضرت خلیفہ اول کو بھی دینا تھا۔ کیونکہ ان کا مذہب و حال سے خالی نہیں اگر وہ حضرت خلیفہ دوم کے اعتقاد سے متفق تھے تو تم لوگوں کو جماعت سے نکال دینا ضروری تھا۔ اور اگر تم سے عقائد میں متفق تھے تو حضرت میاں صاحب اور ان کے ہمخیالوں کو بیعت سے خارج کرنا ضروری کیا انکی خموشی بھی جہلاء کو پھانسنے اور خود غرضی کے لئے تھی؟ انہوں نے تو حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی بجائے تمہارا پریذیڈنٹ منتخب فرمایا۔ اور صلوٰۃ پنجگانہ اور جمعہ میں اپنا امام مقرر کیا۔ پھر حضرت خلیفہ ثانی نے اپنے عقاید چھپائے بھی نہیں۔ بلکہ مسئلہ کفر پر زور دار مضمون تشحیذ میں اور دیگر اخبارات میں شائع فرمایا اور بقول تمہارے حضرت مولوی صاحب کو اسکا علم ہوا اور ناپسند بھی کیا (اگرچہ پسندیدگی کی دستی تحریر ہمارے پاس موجود ہے) پھر پیر منظور محمد صاحب کو مصلح موعود لکھکر بھی دیا۔

(و) پھر سنو! کہ ایک شخص نے حضرت صاحب کی نبوت کا صریح لفظوں میں انکار کیا۔ آپنے ایک غلطی کا ازالہ لکھکر شائع کیا مگر اسے جماعت سے نہیں نکالا۔ کیا اسکی بھی وہی غرض تھی جو تم بیعت سے نہ نکالنے پر جتاتے ہو۔

(ز) نواب محمد علیخان صاحب کو ابتداء میں اپنے ساتھ بعض امور میں اختلاف کی اجازت مرحمت فرمائی (دیکھو القول الفصل)

**قولہ**۔ آپ خود ہی آئندہ کے لئے عہد کریں اور اپنے مبلغین سے بھی اقرار لیں کہ مرزا صاحب کو بطور مجدد کبھی پیش نہ کرینگے بلکہ بطور ایک نبی کامل حقیقی کے۔ اور مسلمانوں کو کھول بتلینگے کہ مسیح موعود کی بیعت میں جو داخل نہ ہوں وہ کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

**اقول**۔ مولویصاحب آپکو اپنی نسبت اسقدر غلط فہمی کیوں ہے کہ وہیں بیٹھے بیٹھے ہمارے لئے ہدایات جاری کرتے ہیں

۲۔ ہم مجدد کیوں پیش نہ کریں۔ جبکہ حضرت مسیح موعود مجدد اس صدی کے اور مجدد الف آخر ہیں۔ آپ تو مسیح موعود کے بارے میں کہتے ہیں۔ ہم تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی حسب نظریہ حضرت صاحب معناً مجدد اعظم تسلیم کرتے ہیں۔

۳۔ ہمارے اخبار ہمارے رسالے ہماری کتب ہماری اشتہار مسیح موعود کی نبوت کے ذکر سے پر ہیں۔ اور ہمنے آپکی نبوت سے کبھی انکار نہیں کیا اور مبلغین بھی جہاں جاتے ہیں۔ اس کے مطابق عمل پیرا ہیں۔ وہ صاف جتا دیتے ہیں کہ نبی کے انکار سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

۴۔ جسقدر لوگوں نے بیعت کی ہے وہ اپنے خطوط میں یہی الفاظ لکھتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ مان کر بیعت کرتے ہیں۔ ایسے کئی خطوط چھپ بھی چکے ہیں۔

۵۔ ہم مسیح موعود کو حقیقی نبی حضرت صاحب کی اصطلاح کے مطابق نہیں مانتے اور آپ کو حقیقی نبی کیوں کہیں

۶۔ صحابہ کرام اور ائمہ عظام۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے عظیم الشان رسول کو بھی کامل یا حقیقی نہیں کہتے تھے۔ کیونکہ جو نبی ہوتا ہے وہ کامل ہی ہوتا ہے ناقص نہیں ہوتا پس ہمیں کیا ضرورت ہے؟ کہ کامل نبی کہا کریں۔ البتہ آپ لغوی نبی یا نقلی و بناوٹی نبی کہا کریں۔ کیونکہ آپکے دل میں بھی بات ہوتی ہے۔ بلکہ حضرت اقدس کے الہامات اور احادیث و قرآن مجید میں بھی اس لفظ کا اضافہ کر دو۔ تا لوگوں کو تمہاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**قولہ** - خدا نے آپ کو رؤیا میں کہا کہ مسیح موعودؑ نبی تھے اس سے یہ تو ثابت نہ ہوا کہ حقیقی اور کامل نبی تھے ؛

**اقول** - آپ کو اس رؤیا کا علم نہیں اس میں خدائے تعالےٰ نے آپ کو سمجھایا ہی یہی ہے - کہ نبی کس کو کہتے ہیں اور اسکے لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعودؑ کی مثال دی پس یہ قرینہ ہے اس بات پر کہ یہاں نبی سے مراد کامل نبی اور اس قسم کا نبی ہے جس قسم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ؛

**قولہ** - سراج منیر میں حضرت صاحب کہتے ہیں کہ الفاظ رسول و نبی حقیقی معنوں پر محمول نہیں - اور یہ وہ علم ہے جو خدا نے مجھے دیا ہے اب مسیح موعودؑ کا الٰہی علم مانا جائے یا آپ کا خدائی علم (جو رؤیا کے ذریعے ظاہر ہوا) ؛

**اقول** - حقیقی حضرت صاحب کی اصطلاح ہے یعنی براہِ راست نبوت یا تشریعی نبوت سو واقعہ میں الفاظ نبی و رسول ان معنوں پر محمول نہیں -

دوم اس حوالہ میں حضرت صاحب نے نبوت سے انکار کیا ہے یا اقرار اگر اقرار کیا ہے تو یہ حوالہ آپ کی نبوت کا مانع نہیں اور اگر انکار کیا تو حضرت صاحب فرماتے ہیں جس جس جگہ میں نے نبوت سے انکار کیا ہے اس سے مراد نبوت شریعت والی اور براہِ راست نبوت ہے اور اس کے ہم بھی قائل نہیں ؛

**قولہ** - حضرت صاحب نے فتویٰ دیا کہ خاموش کا جنازہ پڑھ لو میاں صاحب کا فتویٰ ہے کہ نہ پڑھو ؛

**اقول** - حضرت صاحب کا ہرگز فتویٰ نہیں کہ اس کا جنازہ پڑھ لو بوجوہات ذیل اول حضرت صاحب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں - جو شخص زیادہ وضاحت کے لیئے بیعت میں تاخیر کرتا ہے وہ بھی دراصل انکار کرتا ہے سو آپ تو خاموش کے جنازہ کے مجوّز ہیں جو نہ تصدیق کرے نہ تکذیب مگر حضرت صاحب مصدق بہ باطن متوقف زبیعت کو بھی زمرۂ منکرین میں سمجھتے ہیں ؛

دوم - کبھی حضرت صاحب نے کبھی ایسے شخص کا جنازہ نہیں پڑھا جس کی نسبت آپ کو جنازہ پڑھنے کے وقت اطلاع دی گئی ہو کہ وہ آپ کی بیعت میں داخل نہ تھا ؛

سوم حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے کہ تمام وہ لوگ جو مجھے نہیں مانتے اسی لیئے نہیں مانتے کہ مجھے مفتری قرار دیتے ہیں - سو وہ خاموش جس کے جنازہ کے آپ مجوّز ہیں وہ حضرت صاحب کو مانتا ہے یا نہیں اگر مانتا ہے تو احمدی ہوا نہیں مانتا تو وہ حسب قول مسیحؑ حضور کو مفتری سمجھے والا ہوا ؛

چہارم اپریل کی ڈائری کے لیئے - آپ ۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ء کا بدر نمبر ۱۴ جلد ۲ پڑھیں اس میں پوری تشریح ہے دیکھو تشحیذ الاذہان نمبر ۱۰ و ۱۱ صفحہ ۹ ؛

**قولہ** - آپکے مریدین کے دل بغض سے بھر گئے - ۶ - ۷ سال سے ہمارے خلاف بدظنیوں کے پھیلانے میں لگے ہوئے تھے - لہٰذا ہمارے خلاف خواب کیوں نہ دیکھتے ؛

**اقول** - یہی بات ایک غیر احمدی حضرت صاحب کی خوابوں کے متعلق کہہ سکتا ہے ؛

دوم حضرت میاں صاحب کی بیعت خوابوں کی بناء پر جو آپ کے لیئے منذر تھیں بیسیوں ان لوگوں نے کی ہے جو پہلے غیر مبایعین اور آپ کے ہمدرد تھے آپ سے بغض تو درکنار محبت رکھتے تھے ؛

سوم حضرت صاحب نے جو رؤیا اور کشوف آپ لوگوں کے متعلق دیکھے مثلاً تم بھی نیک ارادہ رکھتے تھے یا شیخ رحمت اللہ صاحب وغیرہ کے بارے میں کہ شر الذی انعمت علیھم یا خواجہ صاحب کے بارے میں کہ وہ دیوانہ ہو کر مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے پھر حکم دیا کہ مسجد (جماعت) سے نکال دو - کیا یہ سب خوابیں کسی بغض کی بناء پر ہیں ؟ ؛

چہارم حضرت خلیفۂ اولؓ نے تیماپوری کے متعلق دیکھا کہ وہ دیوانہ وار دوڑتا پھرتا ہے کیا یہ بھی کسی بغض کا نتیجہ تھا ؟ ؛

پنجم پھر ہماری تائید میں باوجود بغض رکھنے کے جو خواجہ نے خواب دیکھا کہ منڈا بھی سچا نکلا کیا یہ بھی کسی بغض کا نتیجہ تھا ؟ ؛

ششم خواب دوستوں کے حق میں بشارت ہوگی اور دشمنوں کے حق میں انذار اب دونو صورتوں میں قابل اعتبار نہ رہی کیونکہ دوستوں کے متعلق تم کہو گے کہ بہ سبب دوستی اور محبت کے اچھا نظارہ دیکھا ہے اور دشمنوں کے متعلق کہہ دو گے کہ بغض کی وجہ سے ؟ ؛

**قولہ** - ہم نے بھی مخالفت کی نہیں اور آپکو لیمز قنم کا الہام ہو گیا ؛

**اقول** - یہ غلط ہے مخالفت تو آپنے کی - چنانچہ ٹریکٹ چھپوا کر رکھ چھوڑا تھا بلکہ مخالفت آپ خلیفۂ اولؓ سے کر رہے تھے جیسا کہ خود خلیفۂ اولؓ کا ایک خط بنام خواجہ الفضل میں چھپ چکا ہے ؛

دوم حضرت صاحب کی مخالفت ابھی ہوئی نہیں دعویٰ بھی نہ کیا اور الہام ہوتا ہے - خدا بڑے زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کرے گا - اور کہ تکفیر کرنیوالے اپنا ہاتھ کاٹینگے اور مولوی نذیر حسین صاحب کا نام ہامان رکھدیا اور ایک کا نام فرعون رکھدیا جو کہ اُسوقت براہین احمدیہ کا اول المؤیدین تھا ؛

دیکھنا تو یہ چاہیئے - الہام پورا ہوا یا نہیں جسقدر حالات کے شروع سے پہلے ایسا الہام ہوگا اسی قدر اسکی سچائی نمایاں ہوگی ؛

یہ الہام کسوقت ہوتا جبکہ تمزیق ہو چکتی یا پہلے تمزیق ہونے کے بعد تو پس گوئی ہوتی نہ کہ پیشگوئی - پس جب تمہارے گروہ در گروہ چڑھ کر آئے تو خدا نے فرمایا کہ مَیں ان کو پراگندہ کر دونگا وہی تو الہام کا وقت تھا ؛

**قولہ** - آپنے ہمارے تبلیغ اسلام کے کاموں میں روک ڈالی (۲) آپ ہمارے کاموں میں حارج نہ ہوں ؛

**اقول** - اول مدعی کبھی روک نہیں ڈالتا روک ہمیشہ منکر ڈالا کرتے ہیں - اب بتایئے کہ آپ کی حیثیت مدعیانہ ہے یا منکرانہ - ظاہر ہے - کہ آپ منکر ہیں اور ہم مدعی - پس روک آپ ہی ٹھیرے ؛

دوم جن باتوں کو آپ اصول دین سمجھتے ہیں مثلاً خدا اور رسول کا ماننا اور انکی صداقت کی اشاعت کرنا انکو تو ہم بھی مانتے ہیں - اسلیئے ہم روک کس طرح ہو سکتے ہیں - اور جن اصول کو ہم مانتے ہیں مثلاً مسیح موعودؑ کو نبی ماننا اور آپؑ کی صداقت کو دنیا سے منوانا - انکے بارے میں آپ روک ڈالتے ہیں ؛

سوم (۱) واقعات بتلاتے ہیں - کہ روک آپ ڈالتے ہیں - چنانچہ ہمارے مبلغین نے حیدرآباد دکن میں ایک سعید روح یعنی رئیس التجار عبداللہ بھائی کو سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کی اور وہ بفضلِ خدا احمدی ہو گئے - تو جھٹ آپنے اپنے ٹریکٹ بھیجکر اسے احمدیت سے متنفر کرنا چاہا ؛

(ب) اسی طرح گوجرانوالہ میں ہمارے مبلغین عیسائیوں کے مقابلہ پر گئے اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے ثابت کر دیا - کہ حدیث یکسر الصلیب کا مصداق حضرت مسیح موعودؑ تھے - تو معاً آپکے ملازمین گئے اور ہمیں بجائے عیسائیوں کے مقابلہ کے اپنی تُو تُو مَیں مَیں کی طرف متوجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنا چاہا اور اس طرح ہمارے کام میں روک ڈالی ؛

(ج) پٹیالہ میں ہمارے مبلغین غیر احمدیوں کو تبلیغ کر رہے تھے۔ آپکے ملازمین وہاں پہنچے۔ اور نبوت پر بحث کرنے کا چیلنج دیا ؛

(د) ماریشس میں جہاں کبھی کوئی اسلامی مبلغ نہیں گیا وہاں جب ہمارا مبلغ پہنچا۔ تو آپنے بنفس نفیس مسٹر نورویا کو ہمارے مبلغ سے بدظن کرنے کی کوشش کی ؛

(۴) صدر انجمن احمدیہ کے متعلق اشاعت اسلام کا کام تھا اس میں تمام احمدی چندہ بھیجتے تھے آپ لوگوں نے مسیح موعودؑ کے اس کام میں روک ڈالنے کے لیئے اعلان پر اعلان کیا۔ کہ قادیان میں کوئی پائی بھی نہ بھیجو ؛

آپ تو ہمیں اپنے کام میں روک ڈالنے کا ملزم بنا رہے ہیں مگر جانتے نہیں کہ آپ دو سال سے لگاتار مسیح موعودؑ کے کام میں روک ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وصیتوں کا منسوخ کرانا۔ حضرت اقدسؑ کی مقرر کردہ مدات میں چندہ نہ بھیجنا نہ بھیجنے دینا۔ ریویو جیسے رسالہ کی مخالفت۔ بہشتی مقبرہ کے مقابلہ میں ایک نیا مقبرہ کی بنیاد۔ بالآخر خدا کے رسولؑ کے تختگاہ کو چھوڑ کر مقابل میں ایک اور مرکز بنا لینا کیا یہ آپکی طرف سے خدا کے کام میں روک ڈالنا نہیں ؟

(۵) **قولہ** - خدا کہتا ہے کہ لا تکتموا الشہادۃ اور آپنے کہا کہ شہادت مت دو ؛

**اقول** (۱) یہ بالکل جھوٹ ہے۔ کہاں کہا ہے کہ شہادت مت دو۔ بلکہ کہا ہے کہ فرداً فرداً شہادت مت دو۔ نفس شہادت کی نفی نہیں ؛

(ب) جب سے اختلاف شروع ہوا ہے۔ ہماری طرف سے مختلف شہادتیں آپ اور آپکے رفقا سے طلب کی گئی ہیں۔ مگر آپنے کسی ایک کا بھی جواب نہیں دیا۔ کیا آپ لا تکتموا الشہادۃ کے مصداق نہیں ؛

(ج) لا تکتموا الشہادۃ کے یہ معنے نہیں۔ جو شخص کسی کا راز پوچھے فوراً اسکو بتا دیا جائے۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ جو اس بات کا اہل ہے۔ کہ شہادت لے اسکو شہادت دیجائے۔ شہادت لینے کا اہل ایک فریق متخاصم نہیں ہو سکتا۔ خواجہ صاحب ثالث نہیں ہیں۔ بلکہ فریق مخالف کا ایک فرد ہے ؛

(د) شہادت کا چھپانا اسوقت منع ہے۔ جبکہ شہادت بہم نہ پہنچنے کی صورت میں کسی کا جانی و مالی نقصان ہو۔ مگر یہاں صورت ہی اور ہے۔ جب حضرت صاحب کی کتب موجود ہیں۔ اور ان سے بخوبی ہر ایک مسئلہ دریافت ہو سکتا ہے۔ تو اس شہادت کی کیا ضرورت ہے ؛

(ھ) پھر اسلیئے بھی فرداً فرداً شہادت دینے سے روکا گیا کہ جن لوگوں سے خواجہ نے شہادت طلب کی۔ ان میں بعض نے حضرت صاحب کو دیکھا تک نہیں۔ اور بعض نے آپکے زمانے میں بیعت تک نہیں کی۔ اسلیئے اگر اجازت دیجاتی اور روکا نہ جاتا تو آپ کا مقصد بھی حاصل نہ ہوتا۔ کیونکہ آپ تو ان لوگوں سے شہادت لینا چاہتے تھے جو سالہا سال حضرت صاحب کی صحبت میں رہے ہیں ؛

(و) لوگوں کا فہم حجت نہیں بلکہ حجت حضرت اقدسؑ کا کلام ہے۔ اور وہ لکھا ہوا موجود ہے پھر لوگوں سے کیوں شہادت لی جائے ؛

(ز) لوگوں کی شہادت کس لیئے طلب کیجاتی ہے حضرت صاحب کا مذہب معلوم کرنیکے لیئے یا لوگوں کا۔ اگر لوگوں کا مذہب معلوم کرنے کے لیئے ہے تو یہ فضول ہے۔ کیونکہ لوگوں کا مذہب انکے عمل سے ظاہر ہے کہ وہ سب حضرت میاں صاحب کی بیعت میں ہیں اور انکے عقائد سے متفق۔ اور اگر حضرت صاحب کے عقائد معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ تو کیا اس کے لیئے حضرت صاحب کی کتب کافی نہیں ؟ ؛

**قولہ** - شیخ رحمت اللہ کا آپ سے مصافحہ کرنا اور مسیح موعودؑ سے نہ کرنا دلالت کرتے ہیں کہ جو آپ سے ملتے ہیں وہ مسیح موعودؑ سے تعلق نہیں رکھنا چاہتے ؛

**اقول** - چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ جنکو رؤیا ہوا جب انکو خدائے تعالیٰ نے اس کا علم دیا۔ تو آپ اس کی تعبیر کرنے والے کون ہیں رؤیا میں تو یہ بتایا گیا ہے کہ یہ رحمت اللہ امیر پیام سے تعلق رکھنے والا ہے اور پھر یہ کہ وہ نبوت مسیح موعودؑ کا منکر ہے اور پھر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فضل عمر کی معرفت اس کو بلکوا دیا تو اب بتائیے کہ آپ کی تعبیر کہاں گئی بلا کر پوری کر دیجائے ؟ سمجھنے سے پہلے اس کی تعبیر کر دینا بتاتا ہے کہ آپ بلا سوچے سمجھے بات کرنیکے عادی ہیں ؛ (الفضل)

# خطبہ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۱۵ - اکتوبر ۱۹۱۵ء

وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ او تاتینا اٰیۃ کذٰلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم قد بینا الاٰیٰت لقوم یوقنون - (پارہ - سورۃ البقرہ رکوع ۱۴)

ہر زمانہ میں حق کے مخالف ایک ہی رنگ کے ہوتے ہیں اور یہ قدیم سے سنت چلی آئی ہے کہ جس قسم کے اعتراضات ایک صادق نبی پر کیئے جاتے ہیں اسی قسم کے دوسرے صادق پر بھی کیئے جاتے ہیں جس قسم کے اعتراض حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئے اسی قسم کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی ہوئے۔ مخالفین کو جب ہم یہ کہتے ہیں کہ تم پہلے صادقوں نبیوں کی طرح حضرت صاحب پر اعتراض کرتے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ تم انکو نبیوں سے مشابہت دیتے ہو۔ حالانکہ صادق کے مقابل میں صادق کی مثال دیجاتی ہے اور شریر اور بدمعاش کے مقابلہ میں اسی قسم کے آدمی کی مثال دیجاتی ہے پس صادقوں کی مثالیں صادقوں کے ساتھ ہی دیجائیں گی اسوقت کوئی صداقت نبی کریم کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہر صداقت کو ثابت کرنیکے لیئے آپکے معیار صداقت سے باہر نہیں جا سکتے ؛

**پچھلے دشمنانِ حق سے مشابہت** ہماری جماعت کا ایک حصہ جو ان عقائد کو ترک کر رہا ہے جن پر ہم قائم ہیں اور جن کے بارے میں ہم نے خود مسیح موعودؑ سے بارہا تقریریں سنی ہیں۔ اسکی طرف سے ہم سے بھی یہی سلوک کیا جا رہا ہے۔ اگر کوئی ایسی دلیل انکے سامنے بیان کیجائے جو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت ثابت کرنیوالی ہو تو کہتے ہیں کیا تمہاری بھی کوئی حیثیت ہے تم اپنے تئیں مامور اور نبی کی پوزیشن میں ظاہر کرتے ہو ؛

**مَیں نے اپنی رویا کو کس رنگ میں پیش کیا** تھوڑی مدت ہوئی مَیں نے بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے مسئلہ نبوت سمجھایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کو بطور مثال و نمونہ نبی بتایا۔ مَیں نے اس رؤیا کو اس رنگ میں نہیں پیش کیا کہ چونکہ مَیں نے یہ رؤیا دیکھا ہے اسلیئے تمام دنیا مان لے بلکہ مَیں نے یہ بھی نہیں کہا کہ میرے مرید ہی مان لیں۔ مَیں نے تو اس رنگ میں بیان کیا کہ قرآن مجید احادیث صحیحہ تعلیم مسیح موعودؑ کے بعد یہ رؤیا بھی میرے ذاتی تسلی اور اطمینان قلبی کے لیئے کافی ہے۔ اور چونکہ مجھے کافر تو قرار دیا ہی گیا ہے اسلیئے میں اس تلمیح قلب و اطمینان کی بناء پر جو مجھے خدائے تعالیٰ سے حاصل ہے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں اسکا مجھے جواب دیا جاتا ہے کہ کیا تم مامور ہو ؟ جو اپنی رؤیا پیش کرتے ہو۔ انہوں نے نادانی سے سمجھا نہیں۔ ہر انسان کی تسلی کے لیئے

(باقی آئندہ جواب حضرت صاحب کے الفاظ میں مشہادت طلب کی گئی کے جواب میں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی طرف سے ہدایت ملتی ہے جسپر فضل کرے۔ اسی کسی حقیقت حال کا علم دیدیتا ہے۔ پس اگر کسی کو ہدایت ملے تو وہ اسے ترک نہیں کر سکتا۔ محض اس لیئے کہ وہ مامور نہیں ؛

**انبیاءؑ غیر مامورں کی رؤیا کا ادب کرتے تھے**

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو رؤیا کا ادب یہاں تک ملحوظ تھا کہ ایک شخص نے رؤیا میں دیکھا میں آپ پر چڑھتا ہوں تو فرمایا کہ تم اپنی خواب پوری کرلو۔ کیا وہ مامور تھا؟ کیا وہ نبی تھا۔ جو اسکی رؤیا کو اتنی اہمیت دی گئی۔ پھر اذان بھی ایک غیر مامور کی رؤیا پر مقرر ہوئی جسپر تیرہ سو سال سے تمام فرقہائے اسلام کا عمل ہے ؛

**غیر مامور کی رؤیا کس صورت میں حجت ہے**

اس میں شک نہیں غیر مامور کی رؤیا کو تمام دنیا کیلئے حجت قرار دینا موجب فتنہ ہو سکتا ہے کیونکہ ممکن ہے ایک شخص پاگل ہو۔ اور اس کا دماغ ہی خراب ہو۔ یا دیدہ و دانستہ وہ لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہو۔ اسلیئے کثرت کمیت و کیفیت کی شرط لگا دی۔ مگر۔ اپنی ذات کے لیئے تو ہر شخص کی رؤیا حجت ہے۔ رؤیا پر اعتبار کیوں نہ ہو۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مومن تو درکنار۔ فرعون کی رؤیا پوری ہوئی۔ یوسفؑ کے اصحاب السجن کی رؤیا پوری ہوئی۔

**مامور و غیر مامور کی رؤیا میں فرق**

پھر سنو کہ لھم البشریٰ سے پتہ لگتا ہے کہ مومن کو الہام ہوتے ہیں اور یہ لوگ خود اس آیت کو میرے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں۔ کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ الہام تو ہونگے مگر انپر یقین نہ کرنا۔ یونہی فضول۔ لغو اور بیہودہ ہیں۔ اگر یہی بات ہے۔ تو الہام نازل کیوں ہوا۔ ہاں مامور اور غیر مامور کی رؤیا میں ایک فرق ضرور ہے۔ مامور اور نبی کی رؤیا تمام دنیا پر حجت ہے اور غیر مامور کی رؤیا اسکے نفس کے یقین دلانے کے لیئے ہے اور دوسروں پر حجت نہیں ہوتی جب تک واقعات تصدیق نہ کریں جب عملاً تصدیق ہو جائے تو پھر تو ایک غیر مامور مومن کی بلکہ ایک کافر کی رؤیا کو بھی تسلیم کرنا پڑیگا خدا نے فرعون اور یوسفؑ کے ساتھیوں کی رؤیا کی تصدیق کی ہے ایک مامور کی رؤیا اور اسکے الہامات اسکے دعویٰ کی صداقت پر اور اس کے منجانب اللہ ہونے پر دنیا کے لیئے ثبوت ہوتے ہیں۔ تاوہ اس کی بات کو اسکی ہدایت کو رد نہ کریں اور دوسرے ہر انسان کے رؤیا اس واقعہ میں (جو پورا ہو جائے) اسکی صداقت کی دلیل ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کو خواب آیا کہ اسکے گھر میں بیٹا ہوگا یا خطرناک مصیبت سے رہائی کی بشارت ہو تو پھر جب اسکے گھر میں بیٹا ہو یا وہ حسب رؤیا رہائی پا جائے تو اس واقعہ خاص میں اس کی تصدیق کرنی پڑیگی اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ جھوٹا ہے۔ اسی طرح ایک مومن کو اگر خدا کی طرف سے کوئی مسئلہ سمجھایا جائے تو اسکے نفس کی تسلی کے لیئے ایک حجت ہے ؛

**میں اپنی رؤیا کیوں بیان کرتا ہوں**

پس میں نے جب کبھی اپنی رؤیا بیان کی تو یہ ظاہر کرنیکے لیئے کی۔ کہ میرے دل کو تسلی ہے۔ مثلاً جلسہ سالانہ پر اور بعض دیگر اوقات میں۔ میں نے اپنے خواب خلافت کے متعلق بیان کیئے۔ کہ دیکھو یہ خواب پورے ہوئے اسوجہ سے میں اس جھگڑے میں نہیں گھبرایا کیونکہ میرے مولیٰ کی دی ہوئی تسلی میرے ساتھ تھی میں نے یہ نہیں کہا کہ لوگو تم مجھے خلیفہ مان لو۔ کیونکہ میں نے خواب دیکھا ہے لیکن جب وہ خواب پورا ہو گیا اور عملاً اس کی تصدیق ہوئی۔ تو پھر لوگوں کے لیئے ضروری ہے کہ وہ مانیں۔ جبکہ اس کے ساتھ قرآن و احادیث و کتب حضرت مسیح موعودؑ کے دلائل بھی ہیں ؛

حضرت صاحب نے خوابوں کے تین اقسام لکھے ہیں۔ مگر یہ کہیں نہیں فرمایا کہ جب رؤیا میں تسلی دیجائے غیر مامور کو۔ تو وہ نہ مانے لھم البشریٰ تو بتاتا ہے کہ کہ تسلی کی باتیں مومن پر نازل ہونگی۔ اگر جسپر نازل ہوئی ہیں وہی یقین نہ کرے گا تو پھر انکا نزول فضول ہے۔ یہ رؤیا اولاً میرے تسلی و اطمینان و استقامت کے لیئے ہیں۔ اور پورا ہو جانے پر دوسروں پر بھی حجت ہیں۔ میں نے رؤیا دیکھنے کے ساتھ ہی کبھی نہیں کہا۔ کہ اسے مان لو۔ کیونکہ ایسا کہنا ماموروں کی شان ہے ؛

**اعتراض کرنے والے تشابہت قلوبھم کے مصداق**

ہاں ایسی باتوں پر جو ٹھٹھے کیئے گئے ہیں مجھے ان سے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے آیات قرآنی ابتدائے خطبہ میں پڑھی ہیں۔ یہ تشابہت قلوبھم کا نظارہ میرے سامنے ہے۔ ایک ایک اعتراض جو اس بارے میں مجھ پر کیا گیا ہے میں خدا کے فضل سے ثابت کر سکتا ہوں کہ یہی اعتراض تقریباً انہی الفاظ میں اسی مفہوم کے ساتھ غیر احمدیوں نے حضرت اقدسؑ پر کیئے ؛

حضرت صاحبؑ کو ایک رؤیا ہوئی کہ قرآن مجید میں نصف کے قریب دائیں طرف قادیان کا نام لکھا ہے۔ اب غیر احمدی اسپر ہنسی اڑاتے ہیں اور حافظان قرآن سے شہادتیں دلوا دلوا کر اپنی مجلسوں میں کہتے ہیں کیوں بھئی قرآن کریم میں کہیں قادیان کا نام لکھا تم نے دیکھا ہے۔ نادان اتنا نہیں سوچتے کہ خوابیں انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتیں جو خدائے تعالیٰ دکھائے انسان دیکھتا ہے اور جتنا خدا دکھائے اتنا ہی انسان دیکھ سکتا ہے پس حضرت اقدسؑ کے بارے میں ان لوگوں کا یہ کہنا کہ فلاں بات بھی خدا سے پوچھ لینی تھی۔ ایک بے ادبی اور گستاخی ہے ؛

**میں نے خدا سے کیوں پوچھ نہ لیا کہ مسیح موعودؑ کامل نبی ہیں**

ایسا ہی جماعت احمدیہ میں وہ شخص جو اپنے آپ کو راہ صداقت کا سب سے بڑا حامی سمجھتا ہے لکھتا ہے کہ "موہنہ در موہنہ خدا نے آخر بات کی تو امر متنازعہ پر کوئی روشنی نہ ڈالی۔ کہ نبوت کاملہ ہے یا جزوی۔ حقیقی ہے یا مجازی اور آپ نے بھی اس جھگڑے کا علم ہونے کے باوجود دریافت نہ کرلیا اور ایسا عجیب موقعہ یونہی گنوا دیا" (پیغام ۵۔ اکتوبر صفحہ ۷ راقم)

یہ وہی اعتراض ہے جو غیر احمدی حضرت اقدسؑ پر کیا کرتے تھے۔ میں جواب میں کہتا ہوں۔ کہ جب میرا آقا میرا سردار نہ پوچھ سکا تو میں کیا ہوں اور کیا حیثیت رکھتا ہوں جو اس ذوالجلال کے دربار میں بڑھ کر بات کر سکتا۔ وہ قدسی نفس جسکی حضرت نوحؑ سے لیکر ختم الرسل تک تمام انبیاء علیہم السلام نے خبر دی۔ وہ تو یہ نہ کر سکا کہ جو چاہتا پوچھ لیتا۔ تو میں جو اس کے غلاموں میں سے ادنیٰ غلام ہوں۔ میں کیا حیثیت رکھتا ہوں۔ کہ وہاں بات کرتا۔ خدائے ذوالجلال کے دربار میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے خاتم کمالات انسانیت۔ ایک مخلوق کی ہی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ بے شک ہمارے آقا ہیں ہمارے سردار ہیں ہماری ہادی ہیں ہمارے پیشوا ہیں ہماری مولیٰ ہیں۔ مگر اس بادشاہ کے حضور تو وہ بھی بڑھ کر بات کرنے کی مجال نہیں رکھتے۔ تو میں جو غلاموں میں سے ادنیٰ ترین غلام

ہوں۔ بھلا میں کیا کر سکتا تھا کہ یہ بات بھی مجھے بتاؤ۔ اور یہ بھی کرو۔ دل بدل گئے ہیں انمیں خوف الٰہی کم ہو گیا ہے اور ایسے ایسے اعتراض پیدا ہو رہے ہیں جو اگلے زمانہ کے مکذبوں کے مقابل میں انکے منکرین کیا کرتے تھے۔ ایک طالب حق کے لیئے سوچنے کی بات ہے کہ کیوں اس فریق کے دل میں جو چند روز ہوئے ہم ہی میں سے تھا ایسے اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ جو حضرت اقدسؑ کے مقابل میں ثناءاللہ اور غلام دستگیر اور چراغ الدین کو سوجھتے تھے۔ کیا یہ بھاری ثبوت نہیں اس کا کہ انکے دل انکے دلوں کے ساتھ مشابہ ہو گئے۔ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ خدا سے پوچھ لینا تھا اور یہ موقعہ ہاتھ سے گنوا دیا۔ خدائے تعالےٰ میرا خادم ہے کہ جو میں چاہتا اس سے پوچھ لیتا۔ وہ تو میرا خالق و مالک ہے اس نے اپنے فضل سے جو مجھے دکھایا دیکھ لیا۔ میں تو کیا ہوں میں کہتا ہوں خاتم النبیین سید المرسلینؐ ہوتے تو وہ بھی خود بڑھ کر نہ پوچھ سکتے۔ جس دربار عالیشان میں تمام انبیاء کے سردار کی ہمت نہ پڑے۔ اس میں میں کیا جرأت کر سکتا ہوں قرآن شریف میں حکم ہوتا ہے کہ خبردار وحی نازل ہو چکنے سے پہلے اسکے لیئے کوئی جلدی نہ کر (ولا تعجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیك وحیه ۱۶/۱۵ لا تحرك به لسانك لتعجل به) پس محمودؐ بچارے کی کیا طاقت تھی کہ دم بھی مار سکے۔ اس کو تو ہوش ہی نہ تھا وہ ہے کیا۔ وہ بے جان کی مثال تھا۔ اس بچارے نے کیا پوچھنا تھا۔ مولیٰ نے جو بتایا وہ سن لیا۔ جو نہ بتایا اس کی مرضی۔ پھر اس اعتراض کا کیا مطلب۔ لیکن خیر اس اعتراض سے یہ تو سب کو معلوم ہو گیا کہ تشابهت قلوبهم

**میرا رؤیا میں دو شخصوں کے حق میں لعنة الله علی الکاذبین کہنا**

دوسری بات یہ لکھی ہے کہ "دو آدمیوں کو آپ نے کہہ دیا تھا کہ لعنة الله علی الکاذبین وہ دونو تو تباہ ہو رہے ہیں مگر خدا تو سارے دشمنانِ حق پر لعنة الله علی الکاذبین کہتا ہے وہ تو تباہ نہ ہوئے اور معلوم نہیں تباہی آپ کے نزدیک کیا معنے رکھتی ہے × × × × اگر مال یا جان کا نقصان آپ کی مراد ہے تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات (پیغام ۵۔ اکتوبر صفحہ ۹ راقم)

یہ بھی وہی بات ہے جو غیر احمدیوں کے منہ سے ہم بارہا سن چکے ہیں۔ جب کسی کی نسبت حضرت اقدسؑ نے لکھا کہ وہ طاعون سے مریگا۔ تو اس نے جھٹ شائع کیا۔ کہ طاعون سے مرنا تو شہادت ہے پس یہ تباہی کیا ہوئی اور جب کہا گیا ہیضہ سے مریگا تو غیر احمدی سے جواب ملا المبطون شهید۔ اور جب پیشگوئی کی زد میں آکر کسی کے مال و جان کا نقصان ہوا تو اس نے جھٹ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع پڑھ دیا الغرض معترض کا یہ اعتراض تو ثبوت ہے کذلك قال الذین من قبلهم تشابهت قلوبهم کا۔ کیونکہ حضرت صاحبؑ نے جب لکھا جو میرے مقابلہ میں اٹھا وہ تباہ ہو گا۔ یا ذلیل ہو گا تو انکا مخالف بھی یہی پکار اٹھا تھا کہ اسکی خبر تو پہلے ہی سے قرآن مجید میں ہے۔ جو جواب اسوقت دیا گیا تھا وہی میری طرف سے سمجھ لیا جائے۔

**غیر مبایعین کے لیئے ہی الہام کیوں ہوتے ہیں**

تیسری بات یہ لکھی ہے کہ ہمارے مقابلہ میں الہام ہوتے ہیں خواب آتے ہیں۔ مگر آریوں اور عیسائیوں کے لیئے ایسا نہیں ہوتا۔ یہ بھی وہی اعتراض ہے جو حضرت اقدسؑ پر غیر احمدی کی طرف سے بارہا ہوا۔ کہ ہماری تباہی کی خبریں دیتے ہو۔ جو کلمہ پڑھتے ہیں نمازیں ادا کرتے ہیں روزے رکھتے ہیں۔ اور دنیا میں ہزاروں رسول صلعم کو گالیاں دینے والے اور توحید کو نہ ماننے والے موجود ہیں۔ پس یہ بھی ثبوت ہے کذلك قال الذین من قبلهم تشابهت قلوبهم کا۔

**میں مامور نہیں مگر مامور کا خادم ضرور ہوں**

مجھ سے پوچھا جاتا ہے کیا تم مامور ہو جو ایسی تحدیاں کرتے ہو۔ اور اپنے رؤیا شائع کرتے ہو۔ میں کہتا ہوں۔ میں مامور نہیں۔ مگر ہر مومن کی حیثیت کے مطابق اسکی صداقت کے لیئے نشان دکھایا جاتا ہے مجھے بڑائی کا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں تو خدا کی ایک ادنیٰ مخلوق ہوں۔ اب میرا مولیٰ جو فضل مجھ پر نازل کرے اسے میں کیوں چھپاؤں (اما بنعمة ربك فحدث)۔ میں تو وہی محمود ہوں جو آج سے دو سال پہلے تھا۔ کیا اس وقت اس تحدی و اعلان سے میں نے کبھی شائع کیا تھا کہ میرے لیئے خدا نے یہ نظارہ دکھایا۔ اور میں نے یہ خواب دیکھا جو یوں پورا ہوا۔ اور کیا اس وقت میری ایسی تائید ہوئی جو اب ہو رہی ہے۔ پس اب جو میں ایسا کرتا ہوں تو اسلیئے نہیں کہ میری بڑائی ظاہر ہو۔ بلکہ سلسلہ کی صداقت کے اظہار کے لیئے۔ جب ان باتوں سے مسیح موعودؑ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ اور خدا میری تائید پر تائید کر رہا ہے تو اسپر جسقدر خوشی میں مناؤں میرا حق ہے۔ کیونکہ اس سے میری نہیں بلکہ مسیح موعودؑ کی۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خدا کے کلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ خدا جو کچھ دکھا رہا ہے وہ سلسلہ کے بڑھانے کے لیئے دکھا رہا ہے پس میں کافر نعمت ہوں اگر اس نعمت کو دنیا پر ظاہر نہ کروں اور اسے لوگوں سے چھپاؤں۔ میں بے شک مامور نہیں۔ مگر مامور کا خادم۔ مامور کا غلام۔ ضرور ہوں۔ میرا مولیٰ میرے لیئے نہیں بلکہ اس نبی کے لیئے کر رہا ہے جو کچھ کر رہا ہے وہ تو میرے ذریعے سے کسی نشان کے ظاہر ہونے پر اظہار تعجب کرتے ہیں میں نے تو دیکھا ہے ایک غریب سے غریب احمدی ہے جو قرآن شریف نہیں پڑھ سکتا جب لوگوں نے اسے دکھ دیا اور بے حد ستایا تو وہ خدا کے حضور چلایا اور خدا نے اسکے دشمنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ اب کیا وہ مامور تھا؟ مامور تو نہیں تھا مگر خدا کو اپنے سلسلہ کی صداقت کا پاس تھا۔ اس نے نشان دکھایا وہ مامورین کے ساتھ مامورین کی حیثیت کے مطابق سلوک کرتا ہے اور میرے ساتھ میری حیثیت کے مطابق۔ غیر مامور ہونیکے یہ معنے نہیں کہ خدائے تعالیٰ حق کے مؤید کی کبھی تائید ہی نہ کرے ان مامورین کی تائید بڑے پیمانہ پر ہوتی ہے۔ پھر اسکے بعد خدا ہر مومن کی تائید کرتا ہے۔ میرے ہاتھ میں خدا نے سلسلہ کی باگ دی تو میری تائید کیوں نہ کرے میری صداقت میں (جو درحقیقت سلسلہ کے بانی کی صداقت ہے) نشان کیوں نہ دکھائے۔

میں اگر یہ دعویٰ کروں کہ میری ایسی تائید ہوتی ہے جیسی نبیوں کی تب کچھ اعتراض ہو سکتا ہے میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ خدا میری تائید میں وہ نشانات دکھاتا ہے جو ایک مومن کے لیئے اسکی برگزیدہ جماعت کے منتظم و امیر کے لیئے دکھایا کرتا ہے پس اس زمانہ میں اس جماعت کی ضروریات کے پورا کرنے کے لیئے جس قدر تائید کی ضرورت ہے وہ میری ضرور فرمائے گا۔ تا ثابت ہو کہ یہ جماعت ایک مامور کی جماعت ہے۔

خیر ان اعتراضوں سے ہمیں یہ خوشی ہے کہ یہ وہی اعتراض ہیں جو پہلے منکروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر حضرت مسیح موعودؑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر کہئے - ہمیں ان راستبازوں سے مشابہت ہوگئی اور ہمارے مخالفوں کو ان راستبازوں کے مخالفوں سے۔

**مباہلہ میں لعنت اللہ علی الکاذبین کہنے کی خصوصیت کیا ہے**

یہ کہنا کہ خدا نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا اور مخالف تباہ نہ ہوئے - نہایت نادانی ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم کے ذریعے فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا اعلان بتاتا ہے کہ اس نشان کے ذریعے خدائے تعالیٰ آپ کی وجاہت ثابت کرنا چاہتا ہے - جبھی آپ سے یہ فقرہ نکلوایا - خدا کی سنت ہے جب مقابلہ کے لیئے حق و باطل کے دو فریق باہم متقابل ہوں تو حق کی تائید میں فوری نشان دکھاتا ہے - پس فرق ہے اس عام لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اس خاص موقعہ پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہلانے میں - کیونکہ اس عام وعید کے مطابق جو نشان ظاہر ہو جو مخالفین پر حجت ہو کر اس خاص بندے کی صداقت کو ایسا ثابت نہیں کرتا کہ وہ اس کے قائل ہی ہو جائیں - اور اس طرح پر جب پہلے اپنے بندے کے منہ سے یہ فقرہ نکلواتا ہے اور پھر اس کا دشمن تباہ ہوتا ہے تو اس بندے کی صداقت خاص طور پر ثابت ہوتی ہے - اگر جھوٹے کی تباہی خود بخود ہو جاتی ہے اور اسکے لیئے کسی مباہلہ کی ضرورت نہیں - تو پھر انسان دعا بھی نہ کرے محض اس لیئے کہ کیا خدا دیکھتا نہیں - پھر نماز کی بھی ضرورت نہ ہوگی - محض اس لیئے کہ وہ دلوں کی عاجزی کو خوب دیکھتا ہے - دیکھو خدا نے فرمایا لعنۃ اللہ علی الکاذبین پھر باوجود اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ فقرہ نکلوایا - پھر مسیح موعودؑ سے یہ فقرہ کہلوایا - یہ ثبوت ہے اس بات کا - کہ بندوں کا کہنا بھی ایک اثر رکھتا ہے - جب ظلم رسیدہ پکارتا ہے تو وہ اسکی سنتا ہے اور اسکے دشمنوں کو فوری تباہی کا شکار بناتا ہے۔

**مخالف مباہلہ سے خرگوشوں کی طرح بھاگ گئے**

غرض یہ بات جو کہی گئی ہے تو مباہلہ سے بھاگنے کا ایک بہانہ ہے - ان کا دل خوب جانتا ہے کہ اگر مقابلہ میں آئے وہ ضرور ہلاک ہونگے - پس وہ عذر تراشتے ہیں - اور اب کہتے ہیں کہ پیر کا بیٹا ہے اس لیئے ہم مباہلہ نہیں کرتے ہیں - کیا خواجہ کمال الدین نے جب مجھے کافر اور یزید بنایا تو اسوقت میں پیر کا بیٹا نہیں تھا - پھر پیغام میں لکھا ہے کہ کیا مسلمانوں کو کافر کہکر کافر بنجانیوالے کی بیعت جائز ہے یعنی مجھے کفر کا مرکز ٹھیرایا - پھر مجھے جھوٹا اور شرک کا بانی کہا گیا - کاذب تو بہت سے کافروں اور مشرکوں سے ادنیٰ ہوتا ہے جب کفر و شرک کی لعنت میرے سر پر ڈالنے کے لیئے تیار ہوتے ہیں اسوقت تو یہ تعلق انکو بھول جاتا ہے مگر مباہلہ کے وقت یہ تعلق یاد آتا ہے - یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے حق کا رعب انکے دلوں میں ڈالدیا ہے - انکر دل خوب سمجھتے ہیں کہ سامنے آئے اور ہمارے جھوٹے دعووں کی سزا ہمکو ملی ؛

**میرا الہام لیمزق منھم پورا ہو چکا ہے**

پانچویں بات یہ لکھی ہے - کہ ہم نے ابھی مخالفت نہیں کی تھی اور ہمارے لیئے لیمزق منھم کا الہام ہوگیا - میں کہتا ہوں جس طرح حضرت صاحب کو ابتداء ہی میں یہ الہام ہوگیا - بڑے زور آور حملوں سے - اسی طرح مجھے بھی خدا نے خبر دی - جیسا حضرت صاحب کے الہام کے بعد غیر احمدی کم ہوتے گئے اور احمدی بڑھتے گئے اسی طرح میرے الہام کے بعد غیر مبایعین کم ہوتے گئے اور مبایعین بڑھتے گئے - لیمزق منھم کے یہی معنے ہیں - کہ انکی جماعت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائینگے اور وہ کٹ کر ہم میں شامل ہوتے جائینگے - جو الہام پورا ہو چکا ہے اسکی تصدیق کی بجائے اسپر اعتراض تشابھت قلوبھم کی تصدیق ہے - یہ اعتراض تو وہ کرتے ہی رہیں گے ؛

**ہماری جماعت کا اصل نام**

ہماری جماعت کے لیئے ضرورت ہے کہ وہ اپنے تبلیغی کاموں میں جو اصل مقصد ہے اس سلسلہ کا - لگ جائے - اور لگی رہے -

**روک ڈالنے والوں سے کس طرح پیچھا چھڑائیں**

اور اسمیں جو روک ڈالتے ہیں انکے لیئے خدا کی جناب میں فریاد کریں ایک قصہ لکھا ہے کسی بزرگ نے اپنے شاگرد سے پوچھا - تمھارے علاقہ میں شیطان ہوتا ہے - اس نے کہا ہوتا ہے - پوچھا - اس سے پیچھا چھڑانے کیلیئے - کیا کروگے - عرض کیا اسکو دھتکار دونگا - فرمایا اگر پھر بھی وہ پیچھا نہ چھوڑے عرض کیا پھر ایسا ہی کرونگا - فرمایا اگر پھر بھی وہ ایسا ہی کرے - اسپر وہ شاگرد خاموش ہوگیا اس بزرگ نے تمثیل میں سمجھایا - کہ دیکھو تم کسی دوست کو ملنے جاؤ اور اس کا کتا تمھیں کاٹنے کے لیئے حملہ کرے تو کیا کروگے اس نے کہا اسے دھتکاروں گا - فرمایا اگر پھر بھی وہ حملہ سے باز نہ آئے عرض کیا کہ پھر میں اسے مارونگا فرمایا اگر پھر بھی تمھاری ایڑی نہ چھوڑے - عرض کیا پھر میں گھر کے مالک کو پکارونگا اور وہ مجھے اس سے چھڑائیگا - اس بزرگ نے کہا - کہ بس یہی شیطان سے پیچھا چھڑانے کا گر ہے - جب تم اپنی کوشش سے کچھ نہ کرسکو - تو اس دنیا کے مالک (اللہ جلشانہٗ) کو پکارو - وہ تمھیں شیطان سے بچالے ؛

پس ہم بھی جب تبلیغ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اپنے کام میں لگتے ہیں تو پیچھے سے ہماری ایڑیاں پکڑنے والے (ایسا کہتے ہیں - میں اس لیئے حرج نہیں دیکھتا کہ انکے بڑے نے میرے مخلصین کو ان تحمل علیہ یلھث کہکر صاف الفاظ میں کتے کہا ہے) آجاتے ہیں اور ہمیں اپنی طرف متوجہ کرکے اصل مقصد میں روک ڈالتے ہیں - اسکا علاج یہی ہے کہ گھر کے مالک سے سلسلہ کے خالق سے فریاد کی جائے اور اسے آواز دیجائے کہ تو آپ ان کے لیئے کافی ہو - اور ہمیں اپنے دین کی خدمت کے لیئے فارغ کردے ؛

**جماعت کو ارشاد**

تمھارے لیئے بہت بڑا کام ہے ساری دنیا کو توحید کے مرکز پر لانا ہے - اور دین اسلام سمجھانا ہے پس تم ہمہ تن اس اہم کام میں لگ جاؤ - اور دعائیں کرتے رہو ہماری جماعت میں اب تک یہ بات پیدا نہیں ہوئی کہ وہ جس کام میں لگیں اسپر جم جائیں - میں دیکھتا ہوں کہ پھر غفلت آجاتی ہے - حالانکہ چاہیئے یوں کہ غفلت پھٹکنے نہ پائے بس احمدیت کا ایک جنون ہو - اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اسی کا خیال اسی کی دھن ہو - تم خالی اپنے مخالف سے نبٹ نہیں سکتے - اسکے لیئے اپنے مولیٰ کے حضور فریاد کرو ؛

**دعا**

خدائے تعالیٰ ساری دنیا کو صراط مستقیم پر قائم کرے - اور لوگوں کی بد اعتقادیوں بد عملیوں کو دور کردے - قرآن شریف کی اطاعت کی ماتحت چلائے اور وہ صداقت جو مسیح موعودؑ لائے ہمارے ذریعے سے پھیلے - ہم پھیلانے والے ہوں - اور ایک جہان قبول کرنے والا - اور ہم کبھی اس بات پر نہ چلیں جو حق سے دور ہو اور منشاء الٰہی کے خلاف ہو آمین ؛ (لوشئتوا اکمل)

---

**فاروق کا یہ نمبر مفت منگوالو**

یہ نمبر جسمیں مولوی محمد علیصاحب کے مضمون کا جواب ہے - دفتر ترقی اسلام سے درخواست کرنے پر مفت مل سکتا ہے احباب کو چاہیئے کہ اسکی متعدد کاپیاں منگوا کر غیر مبایعین میں بالخصوص مفت تقسیم کریں ؛

**اگلا پرچہ وی پی ہوگا**

جن احباب کی خدمت میں تین نمبر بطور نمونہ مفت بھیجے گئے ہیں انکے نام اگلا پرچہ وی پی کیا جائیگا - خاکسار قاسم علی امید کرتا ہے کہ سب صاحبان وی پی وصول فرمالیں گے اور اب واپس کرکے نقصان نہ پہنچائیں گے انشاء اللہ اخبار وقت مقررہ پر عمدہ مضامین کے ساتھ حسب پروگرام مشتہرہ پہنچتا رہے گا - یہ پرچہ عید کی وجہ سے ایک روز لیٹ ہوگیا نیز ایک ضروری مضمون کی وجہ سے - یہ اخبار مولوی محمد علیصاحب کے خیالات کی تردید میں ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب پرنٹر فضیاء الاسلام پریس قادیان [illegible] بیشہ کیسیہ چھپکر شائع ہوا ۔